تسبیحِ عقیدت

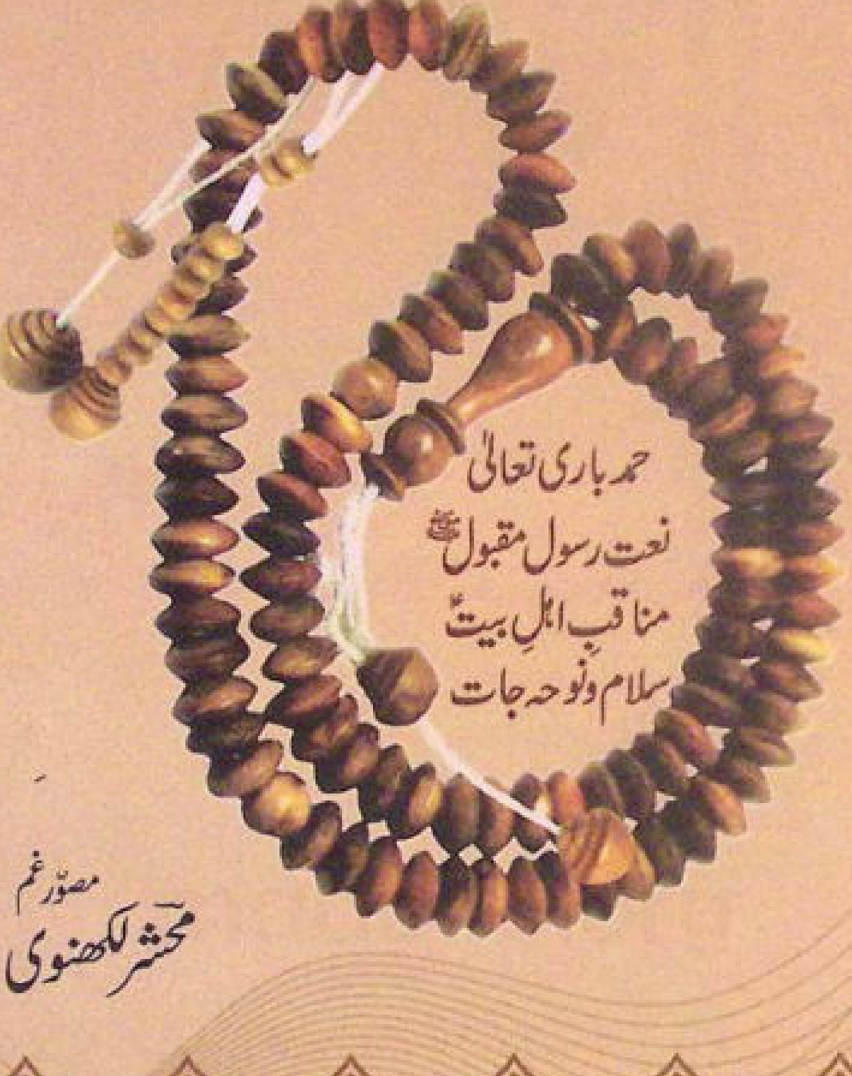

حمد باری تعالیٰ
نعت رسول مقبولؐ
مناقبِ اہلِ بیتؑ
سلام و نوحہ جات

مصوّرِ غم
محشر لکھنوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

○

اہلِ ایماں کے لئے ہے یہ دعا کی تسبیح
پڑھ رہا ہے جو قلم آلِ عباؑ کی تسبیح
آسماں سے جو برستا ہے ثنائے رب میں
ہم پہ رحمت کیلئے ہے یہ گھٹا کی تسبیح

○

تسبیحِ عقیدت

حمد باری تعالٰی ○ نعتِ مقدس ○ مناقب ○ سلام ○ نوحہ جات

مجموعۂ کلام

مصوّرِ غم محشر لکھنوی

پیش کش: جناب سید ظفر عسکری، کراچی

ضروری وضاحت و انتباہ

تمام نوحہ خواں و منقبت خواں حضرات، ٹیلی ویژن چینلز اور ریکارڈنگ کمپنیوں کو خاص طور پر متنبہ کیا جاتا ہے کہ میرا کوئی کلام ٹی وی پر نہ پڑھیں، نہ ہی کسی ریکارڈنگ کمپنی کے ذریعہ سی ڈی اور آڈیو کیسٹ میں ریکارڈ کرائیں، جب تک میری تحریری اجازت نہ ہو، بصورت دیگر مجھے قانونی چارہ جوئی کرنے کا حق حاصل ہے، امید ہے کہ میری اس گزارش کا خیال رکھیں گے۔ (مشکور: محشر لکھنوی)

اسم تصنیف.......... تسبیح عقیدت

مصنف.......... مصورِ غم محشر لکھنوی آل غفراں مآب خاندانِ اجتہاد

کمپوزنگ.......... جاوید حسین، کراچی

ترتیب کلام.......... جاوید اختر (عباس ٹاؤن)

زیرِ نگرانی.......... سید ظفر عسکری

تعداد اشاعت.......... ایک ہزار

تاریخ اشاعت...... ۱۴ را کتوبر ۲۰۱۳ء

ہدیہ.......... ایک سو دس روپیہ (بہ اعداد نام علیؑ)

اشاعت منجانب

بزمِ رئیس امروہوی وقافلۂ اہلِ قلم پاکستان

مواصلاتی رابطہ: 0300-9269402

دُعا

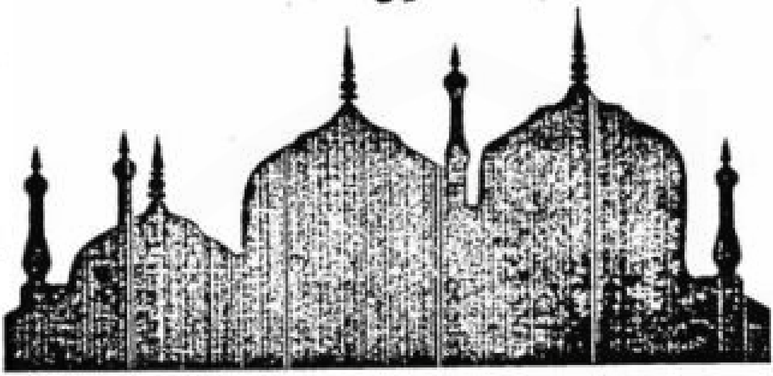

صدیقہ ☆ مبارکہ ☆ طاہرہ ☆ ذکیہ ☆ راضیہ ☆ محدثہ ☆ حصان ☆ سیدہ ☆
عذرا ☆ حرہ ☆ کوثر ☆ حورہ ☆ مریم کبریٰ ☆ بتول ☆ ام الحسینؑ ☆
ام الحسنؑ ☆ صابرہ ☆ شاکرہ ☆ ام الائمہ ☆ امِ ابیہا ☆ ام المومنین ☆ زہرا ☆
خاتونِ جنت ☆ جگر گوشہ رسولؐ ☆ زوجہ علیؑ ☆ وارثِ کساء ☆ شہزادیِ کونین ☆

سیّدۃ النساء العالمین جناب **فاطمہ** الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا

کی مقدس محترم بابرکت پُرنور بارگاہ میں

نذرِ حضورِ آلِ نبیؐ ہر کلام ہے
ہر حرف اس کا فاطمہؑ زہرا کے نام ہے

بارگاہِ رب العزت میں ہماری دعا ہے کہ بنتِ رسولؐ ہمارے اس نذرانہ
عقیدت کو قبول فرمائیں (آمین)
دعاؤں کے طالب خاکِ درِ سیدہؑ
سیّدہ سیما ظفر و سید ظفر عسکری

فہرست کلام

شمار کلام	مصرعۂ اوّل	صفحہ نمبر
۱		۳
۲	ضروری وضاحت وانتباہ	۴
۳	دعائے فاطمہؑ	۵
۴	فہرست	۶
۵	تبصرہ جناب اعجاز حسین راٹھور	۱۰
۶	کیسے نہ کروں شکر میں سجدہ تیرا	۱۱
۷	اے ختمِ رسلؐ محبوبِ خدا سبحان اللہ سبحان اللہ	۱۲
۸	خلوص سے ہے اگر دل میں آرزوئے رسولؐ	۱۳
۹	سمجھو نصیب اس کا جگایا حضورؐ نے	۱۵
۱۰	بوسے دینے کو وہاں چاند ستارے ہوں گے	۱۷
۱۱	اس نے پہنچے محمد مصطفیٰ معراج پر	۱۹
۱۲	کیا کر سکے گا کوئی بیاں شانِ فاطمہؑ	۲۱
۱۳	کیا کہیے کتنی صاحب عظمت ہیں فاطمہؑ	۲۳
۱۴	شادی علیؑ سے آج ہے ام البنینؑ کی	۲۵
۱۵	چمن چمن کلی کلی علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ	۲۹
۱۶	شاہِ مرداں شیرِ یزداں قوتِ پروردگار	۳۱
۱۷	صاحبِ ذوالفقار المدد ے	۳۴
۱۸	یہ حقیقت کردوں ثابت میں ابھی قرآن سے	۳۶
۱۹	ہے کائنات کا سارا نظام سجدے میں	۳۸
۲۰	حیدرؑ کے پرستار یہاں بھی ہیں وہاں بھی	۴۱

صفحہ نمبر	مصرعۂ اوّل	شمارِ کلام
۴۳	جو سنت و قرآں میں اثر بول رہا ہے........	۲۱
۴۶	کرب و بلا نصیب سے جانا نصیب ہو........	۲۲
۴۸	ہے میری آرزو محشر کہ سب شاعر ہوں جنت میں	۲۳
۵۱	علیؑ علیؑ کی جو گونجی پکار کعبے میں........	۲۴
۵۳	کشتیِ دیں بھنور سے نکالی حسینؑ نے........	۲۵
۵۵	حکمِ خدا سے آئے پیمبرؐ غدیر میں........	۲۶
۵۷	قبر کے حال سے مجھ کو نہ ڈرا پہلے سے........	۲۷
۵۹	مکتبِ فکرِ نبیؐ کی ہے یہاں جلوہ گری........	۲۸
۶۲	ہو کربلا جانا تو سفر کیسا لگے گا........	۲۹
۶۴	رنگ ہو جائے گا اب کچھ اور صبح شام کا........	۳۰
۶۶	ذکرِ کرب و بلا کرے کوئی........	۳۱
۶۸	کہیں مصطفیؐ کے ہیں تذکرے کہیں بوترابؑ کی بات ہے	۳۲
۷۰	جو مجلسِ حسینؑ میں شامل دکھائی دے........	۳۳
۷۲	جب ہے غمِ شبیرؑ تو غم کس کا ہے........	۳۴
۷۴	سیکھا ہے ہم نے بولنا اس خاندان سے........	۳۵
۷۷	شبیرؑ کی مجلس میں قضا مانگ رہا ہوں........	۳۶
۷۹	سوغات کوئی اور نہ دھن لے کے آؤں گا........	۳۷
۸۱	ہے سنتِ رسولؐ محبت حسینؑ کی........	۳۸
۸۳	زہراؑ کے لعل جانِ رسولؐ زمنِ حسینؑ........	۳۹
۸۵	زمانے میں ہو کوئی نفسِ پیغمبرؐ تو ہم جانیں........	۴۰

شمار کلام	مصرعۂ اوّل	صفحہ نمبر
۴۱	چلو خدا سے یہ مانگیں دعا فرات کے پاس......	۸۷
۴۲	کیوں نہ حق مولا علیؑ کے ساتھ ہونا چاہئے......	۸۹
۴۳	دامن کو دیکھتا ہے گنہگار کس لئے............	۹۱
۴۴	ہر سال یہ لکھتا ہے گنہگار، عریضہ............	۹۳
۴۵	پھر دیکھ کر دکھلاتا ہے کیا شان عریضہ........	۹۶
۴۶	اسلام کا جو سورج دنیا میں چمکتا ہے............	۹۸
۴۷	فرشِ عزا ہے ماہِ محرم کی جانماز............	۹۹
۴۸	لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری............	۱۰۱
۴۹	یا علیؑ لب پر ہے صبح و شام اٹھتے بیٹھتے............	۱۰۳
۵۰	ہم خلوصِ نیت سے محفلوں میں جاتے ہیں......	۱۰۵
۵۱	تصور ڈوبتا ہے میرا جتنی بار پانی میں............	۱۰۷
۵۲	جب تک کہ جہاں میں در و دیوار رہیں گے......	۱۰۹
۵۳	ثنائے ساقیِ کوثر لکھوں گا آبِ کوثر سے............	۱۱۱
۵۴	جب بھی قلم اٹھاتا ہوں میں اس دعا کے ساتھ	۱۱۴
۵۵	کیا مری ہستی کروں حمد و ثنا کی تسبیح............	۱۱۶
۵۶	ہائے ہائے علی اکبرؑ ہائے ہائے علی اکبرؑ............	۱۱۹
۵۷	عاشور کا منظر ہے اور زینبؑ............	۱۲۳
۵۸	شبیہِ پیمبر اکبرؑ ذبح پہ میدان............	۱۲۵
۵۹	تمام عالم میں آج ماتم حسینؑ بیکس کا ہو رہا ہے......	۱۲۸
۶۰	وہ شہنشاہِ زمن جس کو کفن بھی نہ ملا............	۱۳۰

شمار کلام	مصرعۂ اوّل	صفحہ نمبر
٦١	زہراؑ کی امانت ہیں عزادار کے آنسو...........	١٣٣
٦٢	اے شہ کے عزادار چلو کربلا چلیں...........	١٣٥
٦٣	کہتی ہے روحِ فاطمہؑ زہراؑ نہ چھوڑنا...........	١٣٧
٦٤	پانی تھا بند پیاس کے مارے گواہ ہیں...........	١٣٩
٦٥	مسندِ غم بچھائی جاتی ہے...........	١٤٠
٦٦	پکاریں شانہ ہلا کے مادر اٹھو سکینہؑ سحر ہوتی ہے	١٤٢
٦٧	غمِ سجاد کے کسی بے ردا کو یاد کرو...........	١٤٥
٦٨	زینبؑ یہ بکا آج بھی کرتی ہیں کھلے سر	١٤٧
٦٩	ہے اکیلی بے بس ولاچار زینبؑ کیا کرے......	١٤٨
٧٠	بے ردائی شام کا بازار زینبؑ کیا کرے...........	١٥٠
٧١	کہتی تھی شہ کی خواہر میں شام جارہی ہوں......	١٥١
٧٢	حرم کے بین تھے اہلِ جفا نے لوٹ لیا...........	١٥٣
٧٣	اب شامِ غریباں ہے کدھر جائے سکینہؑ...........	١٥٥
٧٤	ابھی تک آرہی ہے یہ صدا گورِ غریباں سے......	١٥٧
٧٥	بولیں لیلیٰ چھوڑ کے جاتے ہوا ے دلبر کہاں......	١٥٩
٧٦	لاش پر کہتی تھی مادر اے سکینہ گھر چلو...........	١٦١
٧٧	فرماتے تھے بیمار میں کیسے بھلادوں...........	١٦٣
٧٨	لکھا صغراؑ نے خط میں آئیں گے کب لوٹ کر بابا	١٦٥
٧٩	کرتی تھیں یہ رو رو کے بیان شاہ کی ہمشیر......	١٦٧
٩٠	لاکھوں سلام آلِ پیمبر کے نام پر...........	١٦٨
٩١	کھینچی سناں جو شہ نے دلِ ناتواں کے ساتھ	١٧٠
٩٢	ہے دعا فاطمہ زہرا کی عزاداروں کو...........	١٧٢
٩٣	اے غریب الوطن الوداع الوداع...........	١٧٤
٩٤	توفیقِ الٰہی...........	١٧٥

منفرد لب و لہجے کے معروف شاعر

اللہ تعالیٰ نے ہر شاعرِ اہلبیت کو بڑا بلند و اعلیٰ مقام عطا فرمایا ہے۔ انھیں میں معروف و مقبول شاعر مصورِ غم جناب محشر لکھنوی کا بھی شمار ہوتا ہے لیکن رثائی ادب کے حوالے سے جناب محشر لکھنوی کو پوری دنیا میں منفرد مقام حاصل ہے۔

جناب محشر لکھنوی متعدد بار محافل و مجالس کے سلسلے میں اسلام آباد آچکے ہیں اور یہاں ان کو بڑی پسندیدگی کی نظر سے دیکھا گیا ان کے منقبتی، سلام و نوحے پوری دنیا میں مقبول ہیں جو تقریباً تمام گھروں میں پڑھے جاتے ہیں اسی حوالے سے جناب محشر لکھنوی سے میرے تعلقات ہوئے جو اب برادرانہ طور پر مستحکم ہیں۔

میری دُعا ہے کہ اللہ رب العزت چہاردہ معصومینؑ اور شہداء کربلا ان کی ایمانی کاوشوں کو قبول فرمائیں درازی عمر کے ساتھ۔

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ (آمین)

دعا گو

اجاز حسین راٹھور

چارٹرڈ اکاؤنٹینٹ

اسلام آباد

حمدِ باری تعالیٰ

کیسے نہ کروں شکر میں سجدہ تیرا
تو مالک و مولیٰ ہے میں بندہ تیرا
محکوم ترے ارض و سما شمس و قمر دنیا کی ہر اک چیز پہ قبضہ تیرا
کھاتا ہوں قسم پنجتنِ پاک کی میں افضل ہے ہر اک ذات سے رتبہ تیرا
[illegible] توریت و زبور و انجیل قرآن بھی پڑھتا ہے قصیدہ تیرا
تو چاہے فنا کر دے یہ دنیا پل میں کچھ کر نہیں سکتی ہے یہ دنیا تیرا
کہتا ہے زمانہ جسے ہے تیری اذاں ہے میری نگاہوں میں وظیفہ تیرا
تو غیب کا عالم ہے تو ہی عقدہ کشا بندوں پہ نہیں کھلتا ہے عقدہ تیرا
ہر چیز کا کونین میں خالق ہے تو ہی میں کیا کہوں دنیا میں ہے کیا کیا تیرا
اک سانس بھی لینا تھا ہمیں نا ممکن ہوتا نہ جو بندوں کو سہارا تیرا
محشر میں نہ بخشش کی رہے فکر مجھے
پڑ جائے گناہوں پہ جو پردہ تیرا

یا اللہ! میری مجال کیا کہ میں تیرے شایانِ شان تیری حمد کر سکوں، مجھ گنہگار کی اس عقیدت و محبت کو قبول فرما۔ آمین

تیرے کرم کا محتاج

محشر لکھنوی

نعت

اے ختمِ رسل محبوبِ خدا　　سبحان اللہ سبحان اللہ
خالق نے دیا ہے کیا رتبہ　　سبحان اللہ سبحان اللہ

واللیل اذا یغشیٰ گیسو　　والشمس وقمر عارض تیرے
والنجم ترا روشن چہرا　　سبحان اللہ سبحان اللہ

میں سورۂ کوثر کی حد میں　　اک ایسی نعت نبی لکھوں
ہر لفظ ہو موجِ آبِ بقا　　سبحان اللہ سبحان اللہ

حسنینؑ تمہارے نورِ نظر　　اور فاطمہؑ زہراؑ لختِ جگر
ہیں نفس تمہارا شیر خدا　　سبحان اللہ سبحان اللہ

جس طرح نمازیں واجب ہیں　　اس طرح ہے واجب تیری ثناء
ہو جس کو میسر ذکر ترا　　سبحان اللہ سبحان اللہ

مہکا ہو مدینے کا موسم　　اور نعت کے چھلکیں پیمانے
آجائے نجف سے گھر کے گھٹا　　سبحان اللہ سبحان اللہ

آقا نے مرے اس امت سے　　بس اجرِ رسالت مانگا تھا
امت نے دیا کیا خوب صلہ　　سبحان اللہ سبحان اللہ

ہو بزمِ ابو طالب محشر　　اور وردِ زباں ہو نعتِ نبی
ایسے میں اگر آ جائے قضا　　سبحان اللہ سبحان اللہ

نعتِ رسولؐ

خلوص سے ہے اگر دل میں آرزوئے رسولؐ
خدا دکھائے گا اک روز اس کو کوئے رسولؐ

ہوائیں چلتی ہیں دن رات نعت پڑھتی ہوئی
"کہاں کہاں لئے پھرتی ہے جستجوئے رسولؐ"

وہ ان کا حکم ہے فرمان بھی حدیث بھی ہے
زمانہ جس کو سمجھتا ہے گفتگوئے رسولؐ

میں نعت پڑھتا ہوں جب بھی تو ہوتا ہے محسوس
کھڑا ہوں جیسے مدینے میں روبروئے رسولؐ

میں دیکھ لیتا ہوں قرآں میں سورۂ رحمان
کبھی جو دیکھنا ہوتا ہے مجھ کو روئے رسولؐ

الٰہی مجھ کو بنا دے ہوا مدینے کی
اڑوں فضاؤں میں لے کر ہمیشہ بوئے رسولؐ

جو دی ہے میرے خدا نے مرے محمدؐ کو
کسی رسولؑ میں ایسی نہیں ہے خوئے رسولؐ

وقار اور بھی بڑھ جائے تیس پاروں کا
کسی ورق میں بھی رکھ دوں اگر میں موئے رسولؐ

ثواب بانوے (۹۲) حج کا نصیب ہوتا ہے
اگر خیال بھی جاتا ہے میرا سوئے رسولؐ

دیا ہے جس نے یہ رتبہ وہی بتائے گا
ہے کس مقامِ نبوتؐ پہ آبروئے رسولؐ

انھیں کے دم سے تو روزہ نماز قائم ہے
اذاں کو چاہئے چوما کرے گلوئے رسولؐ

قسم خدا کی عقیدہ ہے میرا ایماں ہے
وہ ہے خدا کا بھی دشمن جو ہے عدوئے رسولؐ

ملا ہے صرف یہ حسان کو شرف محشر
کہ جب بھی نعت سنائی ہے روبروئے رسولؐ

نعت

سمجھو نصیب اس کا جگایا حضورؐ نے
روضے پہ اپنے جس کو بلایا حضورؐ نے

میں کیوں نہ ان کو محسنِ انسانیت کہوں
انسان آدمی کو بنایا حضورؐ نے

انسان دوست ایسا نہ آیا نہ آئے گا
دشمن کو بھی گلے سے لگایا حضورؐ نے

ہر اک کے ساتھ یہ حسنِ سلوک تھا
سمجھا کسی کو بھی نہ پرایا حضورؐ نے

انسان سب ہیں ایک عرب ہوں کہ ہوں عجم
ہر فرقِ رنگ و نسل مٹایا حضورؐ نے

جب تک نہ حق سے طے ہوا امت کا مسئلہ
سجدے سے اپنا سر نہ اٹھایا حضورؐ نے

سایہ تلک نہ اپنا رکھا اپنے واسطے
امت کو اپنی دے دیا سایہ حضورؐ نے

باقی رہا نہ میرے گناہوں کا کچھ ثبوت
دریا وہ رحمتوں کا بہایا حضورؐ نے

ہم تو ہوئے حضورؐ سے غافل کبھی کبھی
لیکن ہمیں کبھی نہ بھلایا حضورؐ نے

ہم کو دکھا کے دینِ الٰہی کا راستہ
اللہ کے غضب سے بچایا حضورؐ نے

ہم کیا بتائیں یہ تو پہاڑوں سے پوچھیے
قرآں کا بار کیسے اٹھایا حضورؐ نے

کرنا پڑے گا سارے رسولوں کو اعتراف
رکھ دی پلٹ کے دین کی کایا حضورؐ نے

آسان مجھ پہ ہوگئی نعتِ رسول پاک
ایسا کلام پاک سنایا حضورؐ نے

تاریخ میں گواہ ہے سجدہ حسینؓ کا
باطل کے آگے سر نہ جھکایا حضورؐ نے

کوئی تو خوبی آپ میں محشرؔ ضرور ہے
شاعر جبھی تو اپنا بنایا حضورؐ نے

نعت

بوسے دینے کو وہاں چاند ستارے ہوں گے
جس جگہ آپ نے نعلین اتارے ہوں گے

بس سمجھ لینا وہی در ہے مرے آقا کا
جس جگہ سارے نبی ہاتھ پسارے ہوں گے

ہے بڑی بات بہت ان کا سفارش کرنا
کافی بخشش کو مری ان کے اشارے ہوں گے

بادشہ ہوں گے نہ زردار نہ تاجر نہ امیر
ان کے در پر تو فقط رنج کے مارے ہوں گے

خواب میں تم نے جو نعتوں کے صحیفے دیکھے
وہ صحیفے نہیں قرآن کے پارے ہوں گے

بند آنکھوں سے مدینے کا تصوّر کیجیے
سامنے آپکے جنت کے نظارے ہوں گے

ایسی امت میں تو اک لمحہ گزار مشکل
آپ نے کیسے شب و روز گزارے ہوں گے

غیر جنت میں بھلا کیسے چلا جائے گا
در پہ جو لوگ وہاں ہونگے ہمارے ہوں گے

پیار محبوب الٰہی سے ہے جن کے دل میں
وہی بندے مرے اللہ کو پیارے ہوں گے

ڈگمگانے لگیں کیوں حشر میں محشرؔ کے قدم
وہاں دو چار نہیں چودہ سہارے ہوں گے

○

ثنائے پنجتنؑ

دو (۲) سوار دوشِ رسولؐ پر
کوئی شمس ہے کوئی ہے قمر
ہیں علیؑ و فاطمہؑ خوش سِیَر
ہیں تہہِ کساء شہہِ بحر و بَرّ

محشرؔ لکھنوی

بَلَغ العُلٰی بکمَالِہٖ
کَشفَ الدُّجا بِجمالِہٖ
حَسُنت جمیعُ خِصالِہٖ
صلّو علیہِ وَآلِہٖ

حضرت شیخ سعدیؒ

سلامِ معراج

اس لئے پہنچے محمدؐ مصطفیٰ معراج پر
بخششِ امت کا ہوگا فیصلہ معراج پر

بس محمدؐ مصطفیٰ کو یہ شرف حاصل ہوا
آج تک پہنچا نہ کوئی دوسرا معراج پر

جب ہوئے ہیں عرش پر مہمان ختم الانبیاء
خود کو کیوں سمجھیں نہ سارے انبیاء معراج پر

کس کی نعلین مبارک چومنے کے واسطے
ہر شبِ معراج جاتی ہے ہوا معراج پر

جسم جھا ہے جہاں جھا ہے اس کا نفس بھی
کیا تعجب ہے کہ ہوں مشکل کشا معراج پر

مرتبے میں حوّا و مریمؑ و سارا کی قسم
ایک ہی ہیں بس جنابِ سیّدہ معراج پر

ان کی حرمت تک نہ ہو دست مقصر کی پہنچ
اس لئے رتبے میں ہیں اہل کساء معراج پر

یہ بلندی دیکھئے تو سجدہ شبیرؑ کی
ایک ہی سجدے میں پہنچی کربلا معراج پر

یہ بلندی کہہ رہی ہے پرچم عباسؑ کی
ہم نے پہنچا دی ہے تقدیرِ وفا معراج پر

عابدؑ دلگیر کے قدموں سے مس ہوتی ہوئی
اڑ کے جا پہنچی ہے خود خاکِ شفاء معراج پر

خود نبی مجلس پڑھیں اور فاتح خیبر سلام
اور بچھائیں سیّدہ فرشِ عزا معراج پر

آسماں پر چاند یوں محسوس ہوتا ہے مجھے
جیسے ہو لفظ علیؑ کا دائرہ معراج پر

واقعہ معراج کا ہوتا جو بعدِ کربلا
پھر نبیؐ لے جاتے زینبؑ کی ردا معراج پر

جب دعا میں صاحبِ معراج کی دی ہے قسم
کیوں نہ پھر پہنچے گی محشر کی دعا معراج پر

منقبت

کیا کر سکے گا کوئی بیاں شانِ فاطمہؑ
روشن طہارتوں سے ہے دامانِ فاطمہؑ

اس واسطے درست ہے میزان فاطمہؑ
قرآن ہے اِدھر اُدھر ایمانِ فاطمہؑ

میں کیا لکھوں قصیدہ بھلا ان کی شان میں
قرآں کی آیتیں ہیں ثنا خوانِ فاطمہؑ

اس واسطے ہے دل میں فرشتوں کا احترام
اِن کا شرف یہ ہے کہ ہیں دربانِ فاطمہؑ

آباد میرے دل میں ہے چودہ ۱۴ گھروں کی یاد
سینہ بنا ہوا ہے خراسانِ فاطمہؑ

ہمارے شجرے ہیں، آیتیں ساخیں، ہیں لفظ، پھول
کیا خوب بے خزاں ہے گلستانِ فاطمہؑ

ہے دو جہاں کا پانی نمک ان کے مہر میں
دنیا پہ مستقل ہے یہ احسانِ فاطمہؑ

گزرے جہاں سے ماتم شبیرؑ کا جلوس
اس راستے پہ لکھ دو خیابانِ فاطمہؑ

جس طرح سے ہیں نفسِ رسولؐ خدا علی
یوں ہی حسن حسین بھی ہیں جانِ فاطمہؑ

وہ کیا سمجھ سکے گا خدا کو رسولؐ کو
جس کو نہیں ذرا سا بھی عرفانِ فاطمہؑ

کاغذ سے سر اٹھاتا نہیں اس لئے قلم
میرا قلم ہے تابعِ فرمانِ فاطمہ

تحریر اس میں نعت و مناقب سلام ہیں
سمجھو مری بیاض کو دیوانِ فاطمہؑ

اڑتا پھروں میں کرب وبلا کی فضاؤں میں
مجھ کو خدا بنا دے سلیمانِ فاطمہؑ

حرمت پہ ان کی حرف نہ آیا نہ آئے گا
پروردگار خود ہے نگہبانِ فاطمہؑ

مظلوم کربلا کی جو مجلس میں ہیں شریک
اللہ کی نظر میں ہیں مہمان فاطمہؑ

گھر کو جلانے والے تو خود بے نشان ہیں
محفوظ خلد میں ہے شبستان فاطمہؑ

محشر کو لکھ کے دیں گے علیؑ کربلا میں گھر
جبریلؑ لا رہے ہیں قلم دانِ فاطمہؑ

mablib.org

منقبت

کیا کہیے کتنی صاحبِ عظمت ہیں فاطمہؑ
قرآنِ مصطفیٰؐ ہیں تلاوت ہیں فاطمہؑ

دونوں کا نام اس طرح آتا ہے ساتھ ساتھ
جیسے علیؑ اذاں ہیں اقامت ہیں فاطمہؑ

ان کے ہی گھر میں ان پہ ہو آیات کا نزول
اللہ کتنی صاحبِ عزت ہیں فاطمہؑ

ان کی ردا غلافِ حرم سے بھی کم نہیں
یعنی خدا کے گھر کی بھی زینت ہیں فاطمہؑ

جلوہ فگن ہیں منبرِ تقویٰ پہ مرتضیٰؑ
"مسند نشینِ بزمِ طہارت ہیں فاطمہؑ"

اک ان کے نام ہی کا تصور ثواب ہے
ہم مومنوں کی ایسی عبادت ہیں فاطمہؑ

جن پر تمام عالمِ نسواں کو ناز ہے
جن کی نہیں مثال وہ عورت ہیں فاطمہؑ

کیا ان کے مرتبے کی فضیلت بیان ہو
واللہ خود سراپا فضیلت ہیں فاطمہؑ

کردار بھی نبیؐ سے ذرا مختلف نہیں
کچھ ایسی ترجمانِ رسالت ہیں فاطمہؑ

دنیا سمجھ رہی ہے کہ دنیا میں وہ نہیں
ہم مومنوں کے دل میں سلامت ہیں فاطمہؑ

ان کی رضا ضروری ہے بخشش کے واسطے
مختارِ کل ہیں مالکِ جنت ہیں فاطمہؑ

ہے دوجہاں کا پانی نمک ان کے مہر میں
رازق خدا ہے رزق کی برکت ہیں فاطمہؑ

شادی مبارک

مولائے کائنات حضرت علیؑ ابنِ جناب ابوطالبؑ
ہمراہ جناب فاطمہؑ کلابیہ ام البنینؑ بنتِ حضرت حزامؒ

قسمت چمک اٹھی ہے فلک کی زمین کی
شادی علیؑ سے آج ہے ام البنینؑ کی
بیٹی کی رخصتی ہو مبارک تمہیں حزام
کیا مرتبہ خدا نے دیا اور کیا مقام
داماد بھی امام نواسے بھی ہیں امام
کیا خوب نسبتیں ہیں امامِ مبین کی
شادی علیؑ سے آج ہے ام البنینؑ کی
جوشن ہیں بازوؤں پہ دعائے رسولؐ کے
چمپا کلی میں نگ ہیں صفاتِ بتول کے
اللہ میں نثار اس شانِ نزول کے
پوچھے نہ کوئی آج خوشی مومنین کی
شادی علیؑ سے آج ہے ام البنینؑ کی
گھونگھٹ وفا کا اس پہ ستارے شعور کے
دلہن کے رخ پہ غازے چمکتے ہیں نور کے
توریت کی انگوٹھی تو کنگن زبور کے

ہیں چوڑیاں کلائی میں حبل المتین کی
شادی علیؑ سے آج ہے ام البنینؑ کی

نام حسنؑ حسینؑ کی کانوں میں بالیاں
افشاں بنامِ زینبؑ و کلثوم ضوفشاں
مہندی حیا کی دستِ اطاعت پہ ہے عیاں
آیات کر رہی ہیں ثنا مہ جبین کی
شادی علیؑ سے آج ہے ام البنینؑ کی

آنکھوں میں سرمہ شرم و حیا کا بسا ہوا
سر پر ہے سبز فاطمی آنچل پڑا ہوا
ماتھے پہ آبرو کا ہے جھومر سجا ہوا
دلہن کے رخ پہ سرخی کلام مبین کی
شادی علیؑ سے آج ہے ام البنینؑ کی

خوشبو بسی ہوئی ہے ارم کی ہواؤں میں
خدمت گزاریوں کی ہے پازیب پاؤں میں
آیات نغمہ زن ہیں اذانوں کی چھاؤں میں
خوشبو مہک رہی ہے فضاؤں میں دین کی
شادی علیؑ سے آج ہے ام البنینؑ کی

دونوں طرف ملائکہ حوروں کا ہے ہجوم
مہماں علیؑ کے گھر میں ہیں شمس و قمر نجوم
ہے آج عقدِ فاطمہؑ کی انبیاء میں دھوم

پرنم خوشی سے آنکھ ہے روح الامین کی
شادی علیؑ سے آج ہے ام البنینؑ کی

دولہا کے سر پہ سہرا ہے حاجت روائی کا
لڑیوں کا سلسلہ ہے خدا تک رسائی کا
کنگنا بندھا ہے ہاتھ میں مشکل کشائی کا

جس میں بندھی ہیں آرزوئیں مومنین کی
شادی علیؑ سے آج ہے ام البنینؑ کی

مکہ ہو یا مدینہ ہو، سامرہ یا نجف
شہنائیاں درود کی بجتی ہیں ہر طرف
شادی میں ہیں شریک رسولانِ خوش سلف

دیکھے تو آسمان بلندی زمین کی
شادی علیؑ سے آج ہے ام البنینؑ کی

اک اور فاطمہؑ ہوئیں داخل مکان میں
تکبیر کی صدا تھی زمین و زمان میں
صلِ علیٰ کا شور ہے سارے جہان میں

حوروں میں گونجتی ہے صدا آفرین کی
شادی علیؑ سے آج ہے ام البنینؑ کی

خلد بریں میں شاد خدیجہؑ ہیں اور بتولؑ
محو دعائے خیر ابوطالبؑ ہیں اور رسولؐ
تحفے میں لائیں حوریں ارم سے وفا کے پھول

کیا ہو بیان ہم سے خوشی مرسلین کی
شادی علیؑ سے آج ہے ام البنینؑ کی

دلہن نے پہلے گود میں حسنینؑ کو لیا
لپٹا کے پھر یہ زینبؑ و کلثومؑ سے کہا
بچو عطا ہو مجھ کو کنیزی کا مرتبہ
آئی ہوں بن کے خادمہ اس شہ نشین کی
شادی علیؑ سے آج ہے ام البنینؑ کی

محشرؔ کرے قبول تری نظم کو خدا
تجھ پر ہوں مہربان خدیجہؑ و مصطفیٰؐ
انعام دوجہاں میں تجھے دیں گی سیدہ
لگ جائے کاش تجھ کو دعا سامعین کی
شادی علیؑ سے آج ہے ام البنینؑ کی

OOO

اعزاز

مدینے سے گزارا جا چکا ہوں
نجف میں بھی پکارا جا چکا ہوں
میں اتنا محترم شاعر ہوں محشرؔ
کہ منبر سے اتارا جا چکا ہوں

ترانۂ حیدری

چمن چمن کلی کلی   علی علی علی علی

مرا شہِ زمن علی   شریکِ پنجتن علی
جری و بت شکن علی   چراغِ انجمن علی
خدا کا کون ہے ولی   علی علی علی علی

علی صدائے قنبری   عطا کرے قلندری
علی ہے فخرِ بوذری   ہے جس کا نعرہ حیدری
شہر شہر گلی گلی   علی علی علی علی

علی خدا کی شان ہے   رسول کی زبان ہے
عبادتوں کی جان ہے   بلال کی اذان ہے
نماز جس میں ہے ڈھلی   علی علی علی علی

وہ عقل بھی شعور بھی   وہ غیبت و ظہور بھی
وہ مصطفیٰ کا نور بھی   وہ نور کا غرور بھی
ہے ذات جس کی منجلی   علی علی علی علی

وہ لشکر سپاہ بھی   کہیں وہ بادشاہ بھی
کرم کی بارگاہ بھی   ہماری سجدہ گاہ بھی
یہ کہہ کے ہر بلا ٹلی   علی علی علی علی

وہ شمس بھی قمر بھی ہے   وہ شام بھی سحر بھی ہے
رسول کی سپر بھی ہے   وہ دیں کا ہم سفر بھی ہے
لکھا ہوا جلی جلی   علی علی علی علی

وہ تیغ کی چمک بھی ہے
یقین کا فلک بھی ہے
کسی کا ہے مہابلی

وہ دین کی کمک بھی ہے
نصیریوں کا شک بھی ہے
علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ

خدا کا احترام ہو
علیؑ کا انتظام ہو
صدا ہو یہ گلی گلی

رسول کا نظام ہو
درود ہو سلام ہو
علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ

یہ کیسی شب گزر گئی
جو سر میں تیغ اتر گئی
شہید ہو گیا ولی

دلوں کا خون کر گئی
صدا علیؑ کے گھر گئی
علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ

یہ کون روزہ دار ہے
زمیں بھی سوگوار ہے
ہے صبحِ غم ڈھلی ڈھلی

یہ کس کا سر فگار ہے
فلک بھی اشکبار ہے
علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ

نبی کا نورِ عین تھا
جو شاہِ مشرقین تھا
عطش سے تھی وہ بے کلی

علیؑ کے دل کا چین تھا
وہ تشنہ لب حسینؑ تھا
علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ

وہ مصطفیٰ کا جانشین
کیا ہے یاد جب کہیں
سینجلی سینجلی

دعائے محشر حزیں
مدد کو آ گئے وہیں
علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ

شاہِ لافتیٰ

شاہِ مرداں شیرِ یزداں قوّتِ پروردگار
لافتیٰ اِلّا علیؑ لا سیف اِلّا ذوالفقار

اس طرح چلتی تھی دن میں تیغِ شیرِ کردگار
ہر طرف سے اشقیا میں الاماں کی تھی پکار
کروگا جب زیرِ مرحب کو شہِ دُلدُل سوار
آرہی تھی یہ صدا دیوار و در سے بار بار

شاہِ مرداں شیرِ یزداں قوّتِ پروردگار
لافتیٰ اِلّا علیؑ لا سیف اِلّا ذوالفقار

جس طرح کوئی خدائے پاک سے برتر نہیں
جس طرح کوئی رسولؐ اللہ کا ہمسر نہیں
ایک ہے دنیا میں حیدرؑ دوسرا حیدرؑ نہیں
مثلِ حیدرؑ یہ کسی کی تیغ میں جوہر نہیں

اک طرف ساری عبادت اک طرف حیدرؑ کا وار
لافتیٰ اِلاَّ علیؑ لا سیف اِلاَّ ذوالفقار

بجز علی تھا کون حق کے واسطے سینہ پر
کون اٹھتا تھا رسولؐ اللہ کی آواز پر
کس نے قرباں کر دیا راہِ خدا میں اپنا گھر
اس حقیقت سے بھلا ہم کس طرح پھیریں نظر
ہے اس آواز پر تکبیر کا ذمہ دار و مدار
لافتیٰ اِلاَّ علیؑ لا سیف اِلاَّ ذوالفقار

یاد کر لو دور کیوں جاتے ہو کل کی بات ہے
جنگ کے میداں میں کام آیا وہ کس کی ذات ہے
محوِ حیرت آج بھی تاریخ کائنات ہے
لفظِ فتح آج بھی نامِ علی کے ساتھ ہے
کانپتا ہے حیدری نعروں سے دشت کا دزار
لافتیٰ اِلاَّ علیؑ لا سیف اِلاَّ ذوالفقار

کام آیا پھر وہی جب سخت آیا امتحاں
نام سے جس کے لرزتے ہیں زمین و آسماں

لاکھ جلتا ہو علیؑ کے کارناموں سے جہاں
سب سے افضل آج ہے دنیا میں حیدرؑ کا نشاں
آج بھی بجتی ہے سینوں پر ہی اک یادگار
لافتیٰ اِلّا علیؑ لا سیف اِلّا ذوالفقار

کہتے تھے عونؑ و محمدؑ مادرِ غمخوار سے
اس طرح رن میں لڑیں گے لشکرِ کفار سے
سب ہمیں تشبیہ دیں گے جعفرِ طیار سے
بچ کے جاسکتا نہیں کوئی ہمارے وار سے
کھینچ دیں گے جنگ میں ہم بدر کے نقش و نگار
لافتیٰ اِلّا علیؑ لا سیف اِلّا ذوالفقار

۱۔کیا کوئی روکے گا ہم کو ماتمِ شبیرؑ سے
۲۔متصل ہو جائے گر دن بھی اگر شمشیر سے
۳۔اتنی ہے محکم عقیدت شاہِ خیبر گیر سے
۴۔باندھ دے کوئی ہمیں گر آہنی زنجیر سے
جب کہیں گے یاعلیؑ رک جائے گی خنجر کی دھار
لافتیٰ اِلّا علیؑ لا سیف اِلّا ذوالفقار

فریادِ اہلِ حرم

صاحبِ ذوالفقار المدد دے　　شاہِ دُلدُل سوار المدد دے

آپ مولائے کل ہیں شاہِ نجف
حق نے بخشا ہے آپ کو یہ شرف　　بہرِ پرورگار المدد دے
شہ ہیں تنہا عدو ہیں چار طرف　　صاحبِ ذوالفقار المدد دے

رن میں شبیرؑ آج ہیں تنہا
دشت میں لٹ گیا بھرا کنبہ　　ہے ستم کا حصار المدد دے
اشقیا ہیں کئے ہوئے نرغہ　　صاحبِ ذوالفقار المدد دے

خاک پر ہے سوارِ دوشِ نبی
تشنہ لب ہیں حسینؑ ابنِ علیؑ　　ہیں حرم بے قرار المدد دے
کند خنجر لئے ہے شمر شقی　　صاحبِ ذوالفقار المدد دے

یہ ہے حالت حسینؑ مضطر کی
رنج سے خم کمر ہے سرور کی　　ہے جوانی کا بار المدد دے
کیسے اٹھے گی لاشِ اکبرؑ کی　　صاحبِ ذوالفقار المدد دے

غش کے عالم میں سید سجاد
سننے والا نہیں کوئی فریاد   ہیں حرم غمگسار المدد دے
چادریں چھینتے ہیں یہ جلاد   صاحبِ ذوالفقار المدد دے

آگ ایسی لگی ہے خیموں میں
سارا کنبہ گھرا ہے شعلوں میں   ہر طرف ہے پکار المدد دے
ایک خوف و ہراس بچوں میں   صاحبِ ذوالفقار المدد دے

اب نہ عباسؑ ہیں نہ اکبرؑ ہیں
بے سہارا ہیں اور بے گھر ہیں   ہیں غریب الدیار المدد دے
تپتے میدان میں کھلے سر ہیں   صاحبِ ذوالفقار المدد دے

بن کے قیدی امام جائیں گے
سرِ دربارِ عام جائیں گے   ہیں حرم شرمسار المدد دے
بیڑیاں پہنے شام جائیں گے   صاحبِ ذوالفقار المدد دے

جب مصیبت پڑے کوئی محشر
یاد رکھ کربلا کا وہ منظر   تو بھی کہہ چودہ بار المدد دے
آلِ احمد کا واسطہ دے کر   صاحبِ ذوالفقار المدد دے

مدحتِ قرآن

یہ حقیقت کردوں ثابت میں ابھی قرآن سے
آلِ سے قرآن ہے آلِ نبیؐ قرآن سے

صرف ہے. بارہ جگہ قرآن میں لفظِ امامؑ
کیا بنا ہے نقشہ بارہ دری قرآن سے

جانتا ہے جس قدر قرآن اہلبیتؑ کو
اتنا ہی واقف ہیں اہلبیتؑ بھی قرآن سے

کوششیں انسان بننے کی نہیں کرتا مگر
استفادہ کر رہا ہے آدمی قرآن سے

سورۂ والشمس کے ہوتے اندھیروں میں ہیں ہم
غیر مسلم لے گئے ہیں روشنی قرآن سے

ہم ردیف و قافیہ آیات ہیں اس کا ثبوت
بحر، تختی، صنف اور حرفِ روی قرآن سے

کس کے دم سے آج اس دنیا میں ہے تیرا وجود
پوچھتی ہے ذوالفقار حیدری قرآن سے

آسماں پر چاند یہ سورج یہ تارے ہیں گواہ
جس منجم نے لکھی ہے جنتری قرآن سے

شاعروں پر بعد میں فتوے لگا منبر فروش
پہلے خارج کر خدا کی شاعری قرآن سے

شاعروں کے واسطے خشکی ہی خشکی رہ گئی
اور واعظ لے گئے ساری تری قرآن سے

مجلسوں میں ہے حوالہ اس لیے آیات کا
چل رہی ہے تیری یہ سوداگری قرآن سے

شاتم آلِ نبیؐ اب شاتم قرآن ہے
جس نے جائز کردی راگ درا گئی قرآن سے

حمد، نعت و منقبت، نوحے، قصیدے اور سلام
سب ملے ہیں تجھ کو محشر لکھنوی قرآن سے

سلام

ہے کائنات کا سارا نظام سجدے میں
زباں زباں پہ خدا ہی کا نام سجدے میں

زمیں قنوت کی صورت ہے ہاتھ پھیلائے
حدیں فلک کی ہیں محوِ سلام سجدے میں

یہ چاند اور یہ سورج ہیں سجدہ گاہِ نماز
سحر رکوع میں ہے اور شام سجدے میں

یہ بادلوں کی ہے تسبیح صورتِ باراں
زمیں پہ عرش کا ہے انضمام سجدے میں

خدا نے آلِ محمدؐ کو ساتھ رکھا ہے
ہے ورنہ ذکر کسی کا حرام سجدے میں

درود آلِ نبیؐ پر ہے درمیانِ نماز
میں پی رہا ہوں مودّت کے جام سجدے میں

سوارِ دوشِ نبیؐ پر ہے کون سی ہستی
ہیں کتنی دیر سے خیرالانام سجدے میں

ہے بے مثال زمانے میں شکر کا سجدہ
حسینؑ حق سے ہوئے ہم کلام سجدے میں

خدا نے جو نہ لئے اپنے سب رسولوں سے
حسینؑ کر گئے سارے وہ کام سجدے میں

ادب سے خاک پہ سر رکھ دیا فرشتوں نے
گئے ہیں جب شہِ عالم مقام سجدے میں

خدا کی سمت سفر کس طرح سے کرنا ہے
علیؑ نے کر دیا سب انتظام سجدے میں

ثواب سورۂ توبہ کا مل گیا مجھ کو
کہا جو حرؑ کو علیہ السلام سجدے میں

ہو ایک سجدہ بہتر ثواب حاصل ہوں
اگر میں لے لوں بہتر کے نام سجدے میں

مری دعاؤں کی شدت نے کر دیا پامال
مصیبتوں سے لیا انتقام سجدے میں

شروع ہوگی اسی دن سے زندگی میری
جو زندگی کا ہوا اختتام سجدے میں

علیؑ علیؑ لکھا قرطاس کے مصلّے پر
مرے قلم نے کیا جب قیام سجدے میں

گرے جو گھوڑے سے کھا کر سناں علیؑ اکبرؑ
رسول گر پڑے بالائے بام سجدے میں

وہ چند لمحوں کا سجدہ تھا شہ کے قدموں پر
ملی ہے حر کو بقائے دوام سجدے میں

نہ سر اٹھاتے تھے سجدے سے سیدِ سجاد
جو یاد آتا تھا بازارِ شام سجدے میں

اسی طرح سے قلم سجدہ ریز ہوتا ہے
کہ جیسے کرتی ہے رکعت قیام سجدے میں

ٹھہر ٹھہر کے تلاوت کیا کرو محشر
نہ ہو خدا کے لیے بے لگام سجدے میں

OOO

madlib.org

منقبت

حیدر کے پرستار یہاں بھی ہیں وہاں بھی
مولاؑ کے عزادار یہاں بھی ہیں وہاں بھی

مخصوص کی جن کے لیے اللہ نے جنت
وہ صاحبِ کردار یہاں بھی ہیں وہاں بھی

عالم کے لیے خلق کیا جن کو خدا نے
وہ احمدؐ مختار یہاں بھی ہیں وہاں بھی

اے شہ کے عزادار نہ کر فکرِ قیامت
بخشش کے تو آثار یہاں بھی ہیں وہاں بھی

بے سایہ نہیں اہلِ عزا اور نہ ہوں گے
عباسِؑ علمدار یہاں بھی ہیں وہاں بھی

ہے ارضِ نجف باغِ ارم نام ہمارے
ہم لوگ زمیندار یہاں بھی ہیں وہاں بھی

چلتے ہیں جو بازارِ مودت کی دکان پر
وہ اشکوں کے دینار یہاں بھی ہیں وہاں بھی

مشکل میں جو کام آتے ہیں ہم اہل عزا کے
وہ حیدرؑ کرار یہاں بھی ہیں وہاں بھی

کونین میں کیسے نہ شفا ہم کو ملے گی
جب عابدؑ بیمار یہاں بھی ہیں وہاں بھی

کیوں مجلسیں ہوں گی نہ بھلا دونوں جہاں میں
شبیرؑ کے غم خوار یہاں بھی ہیں وہاں بھی

واعظ اسی خوش فہمی میں رہتا ہے شب و روز
منبر کے خریدار یہاں بھی ہیں وہاں بھی

کچھ دیں فروش لوگ ہیں یہ آس لگائے
اسلام کے بازار یہاں بھی ہیں وہاں بھی

تو دل سے ثنا آلِ پیمبرؐ کی کیا کر
مدحت کے طلبگار یہاں بھی ہیں وہاں بھی

پڑھتا ہے تو محفل میں تو سنتے ہیں پیمبرؐ
محشر ترے اشعار یہاں بھی ہیں وہاں بھی

منقبت

جو سنت و قرآں میں اثر بول رہا ہے
یہ آلِ محمدؐ کا ہنر بول رہا ہے

منظر ہیں علیؑ اور پسِ منظر ہیں محمدؐ
خورشید کے پردے میں قمر بول رہا ہے

تاثیر ہے یہ صرف ابوطالبؑ کے لہو کی
بے جاں ہے اگر جسم تو سر بول رہا ہے

عباسؑ کبھی زیر ہوئے اور نہ ہوں گے
اس لفظ پہ برجستہ زبر بول رہا ہے

میں روضۂ شبیرؑ پہ جاؤں گا یقیناً
قسمت سے مرا عزمِ سفر بول رہا ہے

منزل ہے مری نقشِ کفِ پائے محمدؐ
ہرگام مرا راہ گذر بول رہا ہے

قرآن نے فرمایا تو سمجھایا علیؑ نے
اللہ کے لہجے میں بشر بول رہا ہے

زہراؑ کے یہ دو لعل ہیں رتبے میں برابر
شق ہو کے زمیں پہ یہ گنبد بول رہا ہے

اک رخ پہ ہوں میں پیشِ خدا محوِ عبادت
ایک تو ادھر اور ادھر بول رہا ہے

کپڑے سے جو منہ کعبے کا باندھا تو ہوا کیا
دیوار تو خاموش ہے در بول رہا ہے

آیا ہے عجب وقت ترے دین پہ یارب
مسجد میں ہر اسلام بدر بول رہا ہے

آجائے کہیں پھر نہ کوئی وارثِ کعبہ
اس واسطے بت چپ ہیں کہ ڈر بول رہا ہے

مولاؑ سے جو جلتے ہیں وہ تا حشر جلیں گے
شعلوں کی زبانوں میں سقر بول رہا ہے

واعظ کو ہے نقصانِ مفادات کا خطرہ
شاعر ہے جو بے خوف و خطر بول رہا ہے

جو داغ ہیں چہرے پہ ترے خمس کے غاصب
یہ پھوٹ کے ساداتِ کا زر بول رہا ہے

میں جامِ شفاعت سے نہ محروم رہوں گا
محشر میں مرا دامنِ تر بول رہا ہے

بچوں کی زبانوں پہ جو ماتم کی صدا ہے
بانو یہ ترا لختِ جگر بول رہا ہے

محشرؔ تری قسمت کے ستارے ہیں نجف میں
شعروں میں ترے علمِ جفر بول رہا ہے

OOO

شرف

مولاؑ علی کے حکم سے پہنچا ہوں میں نجف
مسجد میں سجدہ ریز نمازی تھے ہر طرف
منبر پہ مرتضیٰؑ کے بٹھایا گیا مجھے
اللہ نے کسی کو نہیں بخشا یہ شرف

منقبت

کرب و بلا نصیب سے جانا نصیب ہو
پھر لوٹ کر وہاں سے نہ آنا نصیب ہو

ایسا درِ حسینؑ پہ سجدہ ہو آخری
پھر مجھ کو اپنا سر نہ اٹھانا نصیب ہو

جن راستوں سے گزرے ہیں آقائے دوجہاں
ان راستوں پہ پلکیں بچھانا نصیب ہو

سلجھا سکوں میں الجھی ہوئی زلفِ زلیت کو
مشکل کشا سے مجھ کو وہ شانہ نصیب ہو

پروردگار ٹھوکریں در در کی کب تلک
اب مستقل نجف میں ٹھکانہ نصیب ہو

جی چاہتا ہے سامنے بیٹھے ہوں پنجتنؑ
ان کی ثنا انہیں کو سنانا نصیب ہو

ہو کاش چودہ شعروں کی ہر روز منقبت
چودہ چراغ روز جلانا نصیب ہو

ممکن نہیں نواسے حسنؑ اور حسینؑ سے
ممکن نہیں رسول سا نانا نصیب ہو

جیسا ملا کسی نصیب ہے ام البنین کو
اب کیا کسی کو ایسا گھرانا نصیب ہو

جس دور میں امام زمانہ کا ہو ظہور
یارب مجھے بھی ایسا زمانہ نصیب ہو

ہر منقبت ہو میری مناجات کی طرح
منظوم اپنا حال سنانا نصیب ہو

میں مفلس و غریب اسے کیسے مان لوں
اشکِ عزا کا جس کو خزانہ نصیب ہو

آنکھوں کو جب بھی اشک بہانا نصیب ہو
آلِ نبی کے غم کا بہانہ نصیب ہو

زنداں میں مانگتی تھیں سکینہؑ یہی دعا
بابا کے ساتھ لوٹ کے جانا نصیب ہو

محشرؔ یہ آرزو ہے کہ بے غسل و بے کفن
کرب و بلا کی تہہ میں سمانا نصیب ہو

منقبت انتظاماتِ محفل

ہے میری آرزو محشر کہ سب شاعر ہوں جنت میں
یہی ہے جشنِ ولادت ہو محمدؐ کی صدارت میں

علیؑ مرتضیٰ محفل میں مہمان خصوصی ہوں
سبھی شاعر پڑھیں عباسؑ غازی کی نظامت میں

لکھیں پیغامِ دعوت حضرتِ حرؑ آب کوثر سے
پرِ جبریلؑ استعمال ہو اس کی کتابت میں

گلوں میں شاعروں کے ہار ڈالیں حضرت قاسمؑ
پسر زینبؑ کے ہوں مصروف محفل کی ضیافت میں

ربابؑ و ام لیلیٰؑ ، زینبؑ و کلثومؑ اور فضہؑ
جنابِ سیدہؑ کے ساتھ سب بیٹھی ہوں خلوت میں

بہتر بوترابی رہنمائی پر مقرر ہوں
کمی کوئی نہ ہو اس رات محفل کی حفاظت میں

مسلسل دور ہو دورانِ محفل جامِ کوثر کا
یہ تقسیم تبرک ہو عزاداروں کی خدمت میں

بہتر ہوں علم چاروں طرف عباسؑ غازی کے
اضافہ یہ ضروری ہے بہت محفل کی زینت میں

محمدؐ کی قدم بوسی کا حاصل ہو شرف سب کو
امیرالمومنین کی دست بوسی بھی ہو قسمت میں

علیؑ اکبرؑ اذاں دیں جب سحر کا وقت ہو جائے
نمازِ باجماعت ہو نبوت کی امامت میں

ابو طالبؑ کا دسترخوان بعد ختم محفل ہو
کوئی علامہ شامل ہو نہ اس مخصوص دعوت میں

مسلماں کر رہا ہے جو کمی اجر رسالت میں
خیانت کر رہا ہے وہ پیمبر کی امانت میں

سمجھئے فرق بس اتنا نبوت اور امامت میں
کہ جتنا فرق ظاہر ہے اذاں میں اور اقامت میں

حسینؑ ابن علیؑ ایسے ہیں آغوش رسالت میں
سمٹ آئے ہوں جیسے تیس پارے ایک آیت میں

فنا ہوتا نہیں انسان مولاؑ کی محبت میں
اگر موت آئی بھی مجھ کو تو آئے گی قیامت میں

علیؑ کے دشمنوں اور دوستوں میں فرق ہے اتنا
نظر آتا ہے جتنا فرق غیبتِ اور غیُبت میں

نہیں بہتر گواہی کوئی بھی حرؑ کی گواہی سے
حسینؑ ابنِ علیؑ ہیں کس بلندی پر مروّت میں

اگر اہلِ عزا اک بار آجائیں اخوت میں
بہتر کی قسم ہم ڈال دیں دنیا کو حیرت میں

ہے ان کے ہاتھ سے افسوس غسلِ خانۂ کعبہ
یقیں کی حد تلک شک ہے مجھے جن کی طہارت میں

عذاب قبر ہی سے جاں چھڑانا ان کو مشکل ہے
بھلا کیا خاک وہ نمٹیں گے محشر سے قیامت میں

OOO

منقبت

علیؑ علیؑ کی جو گونجی پکار کعبے میں
دراڑ پڑ گئی بے اختیار کعبے میں

نصیریوں کا خدا ہے کوئی مذاق نہیں
پڑے گی جھوٹے خداؤں پہ مار کعبے میں

علیؑ نے کہہ کے نکالا بتوں کو کعبے سے
کہاں سے آگئے اتنے گنوار کعبے میں

سوار دوشِ مبارک پہ کر کے احمدؐ نے
بڑھایا اور علیؑ کا وقار کعبے میں

چھلک اٹھے ہیں امامت کے بارہ پیمانے
گرا وہ نور کا اک آبشار کعبے مین

علیؑ کی مدح جو لکھی تو یوں ہوا محسوس
بنا رہا ہوں میں نقش و نگار کعبے میں

خود اپنے گھر میں بھی ہوتے اگر علیؑ پیدا
تو شائد اس کا بھی ہوتا شمار کعبے میں

ہمیں کو صرف نہیں انتظار مہدیؑ کا
تمام نبیوںؑ کو ہے انتظار کعبے میں

حدودِ کعبہ میں جائز نہیں شکار کوئی
مگر علیؑ نے کیے ہیں شکار کعبے میں

ہو اختیار تو میں دشمنانِ حیدرؑ کو
بلا دریغ کروں سنگسار کعبے میں

غلاف بھی نہیں ہوتا تو میرا دعویٰ ہے
کہیں سے آتا نہ گرد و غبار کعبے میں

علیؑ کے حلقے سے کعبہ نکل نہیں سکتا
نبیؐ نے باندھا ہے ایسا حصار کعبے میں

کسی طرح وہ مسلمان ہو نہیں سکتے
بنامِ حج جو کریں انتشار کعبے مین

کچھ ایسے ہیں جو گنہ بخشوانے جاتے ہیں
تلاش کرتے ہیں کچھ روزگار کعبے میں

جو بس میں ہو تو میں تیرہ رجب کو اے محشرؔ
مناؤں جشن بہت شاندار کعبے میں

منقبت

کشتی دیں بھنور سے نکالی حسینؑ نے
کیا کام کردیا ہے مثالی حسینؑ نے

کہتے ہیں انبیاء بھی سرِ عرش مرحبا
پایا ہے ایسا رتبہؑ عالی حسینؓ نے

تعمیرِ ظلم و جبر کی ڈھانے کے واسطے
بنیاد صبر و شکر کی ڈالی حسینؓ نے

عباسؓ کے علَم کو نہ سمجھو فقط علَم
چھوڑا ہے اک نشان سوالی حسینؑ نے

آیا یزید لشکرِ جور و جفا کے ساتھ
صبر و رضا کی فوج بلالی حسینؑ نے

تا عمر انبیاء بھی جو حاصل نہ کر سکے
دولت وہ ایک دن میں کمالی حسینؑ نے

حُرِ جَری کو تیشہؑ نصرت عطا کیا
باغِ ارم میں رکھ لیا مالی حسینؑ نے

دوشِ نبیؐ پہ زلفِ نوبت کو تھام کر

امت کی باگ ڈور سنبھالی حسینؑ نے
بس اک سوالِ بیعتِ فاسق کو رد کیا
ورنہ کسی کی بات نہ ٹالی حسینؑ نے
بس رخ کیا نجف کی طرف کہہ کے یا علیؑ
کڑیل جواں کی لاش اٹھالی حسینؑ نے
محشر یونہی بچائیں گے فرشِ عزا حسینؑ
مسند نبیؐ کی جیسے بچالی حسینؑ نے

OOO

رازقِ قلم

سخی ہیں منصف و مشفق ہیں جعفرؑ صادق
نبی کی طرح سے صادق ہیں جعفرؑ صادق
انھیں کے اِذن سے الفاظ مجھ تک آتے ہیں
مرے قلم کے تو رازق ہیں جعفرؑ صادق

منقبت

حکمِ خدا سے آئے پیمبرؐ غدیر میں
مولا بنائے جائیں گے حیدرؑ غدیر میں

چہرہ علیؑ کا اتنا خوشی سے ہے تابناک
چمکا ہو جیسے مہر منور غدیر میں

اک جانشین اپنا بنایا رسول نے
کیا کیا دلوں پہ چل گئے خنجر غدیر میں

صحرا کی تپتی دھوپ میں عکسِ علیؑ ہے یوں
پھیلی ہو جیسے نور کی چادر غدیر میں

فضلِ خدا سے اب نہ کبھی ہوگا در بدر
اسلام کو خدا نے دیا گھر غدیر میں

مانا کہ مرتبے میں علیؑ ہیں نبی سے کم
بیٹھے تو ہیں نبیؐ کے برابر غدیر میں

جو ابرہا کی فوج پہ گرنے سے رہ گیا
سر پر گرا ہے آکے وہ پتھر غدیر میں

کرتے چراغاں جوشِ مسرت میں خون سے
ہوتے جو کربلا کے بہتر غدیر میں

ملتا نہیں ہے ایک بھی کانٹا انہیں وہاں
جاتے ہیں لوگ آج بھی اکثر غدیر میں

کیسے تپش کا ہوتا اثر حاضرین پر
سایہ فگن تھی زہراؑ کی چادر غدیر میں

کس طرح کامیاب ہوئی محفلِ غدیر
واں تھا لفافہ اور نہ لنگر غدیر میں

اب ہو رہا ہے اس کی ہی حرمت کا مول تول
رکھا تھا جو رسولؐ نے منبر غدیر میں

تعداد حاجیوں کی بیاں کس طرح کروں
امنڈا ہوا تھا ایک سمندر غدیر میں

مانا کہ بزمِ خُم میں تھا محشر نہیں شریک
تھے تو شریک شافعِ محشر غدیر میں

منقبت

قبر کے حال سے مجھ کو نہ ڈرا پہلے سے
ہوگا موجود نصیری کا خدا پہلے سے

اس سے پہلے کہ مصیبت کوئی مجھ تک پہنچے
پاس ہوتے ہیں مرے عقدہ کشا پہلے سے

اے فرشتوں میں جوابات دوں کیسے تم کو
منہ میں رکھی ہوئی ہے خاکِ شفا پہلے سے

خلد میں جاؤں گا میں لے کے بیاضیں اپنی
منتظر ہوگا وہاں فرشِ عزا پہلے سے

منقبت کہنے کا کرتا ہوں ارادہ جب بھی
مولاؑ دے دیتے ہیں مضمون نیا پہلے سے

ایک ہی شعر کہا مہدیٔ دوراں کے لئے
بڑھ گیا اجر مرا چودہ (۱۴) گنا پہلے سے

فاطمہؑ زہرا کو معلوم ہے کیا چاہتا ہوں
سوچتا ہی نہیں میں کوئی دعا پہلے سے

جب زیارت کی دعا مانگی تو آیا یہ جواب
تیرے سینے میں ہے کرب و بلا پہلے سے

میں تو کہتا ہوں نہ اسلام نہ قرآں ہوتا
خلق ہوتے نہ اگر اہلِ کسا پہلے سے

صرف عباسؑ کا انداز جداگانہ ہے
ورنہ اس گھر میں تھی موجود وفا پہلے سے

چومنے کے لئے سقائے حرم کا پرچم
ہر جگہ ہوتی ہے موجود ہوا پہلے سے

فرق وہ رتبہ حسنینؑ میں کیسے نہ کرے
خون اور دودھ میں شامل ہے خطا پہلے سے

شاعری سے تو کئی درجہ خطابت بہتر
نقد مل جاتا ہے مجلس کا صلہ پہلے سے

جا کے عباسؑ کے قدموں میں رہوں گا محشر
میں نے جنت میں بنالی ہے جگہ پہلے سے

OOO

منقبت امام زمانہؑ

مکتبِ فکرِ نبی کی ہے یہاں جلوہ گری
بارگاہِ مصطفیٰؐ ہے بارگاہِ جعفریؑ

ہر ستوں پر اس کے قائم دینِ حق کی برتری
یہ علیؑ کا گھر ہے یا اسلام کی بارہ دری

ہے یقیناً میری قسمت میں وہ جامِ کوثری
نام سن کر جس کا آجاتی ہے ہونٹوں پر تری

زیب دیتی ہے علیؑ کو حیدری و صفدری
اور ان کے دشمنوں کو مرحبیؔ و عنتری

کوئی دنیا میں کرے گا کیا علیؑ کی ہمسری
پا نہیں سکتا کوئی اب بھی مقامِ قنبری

اس طرح سے ہیں رسولوں میں محمد مصطفیٰؐ
جس طرح سہرے کی لڑیوں میں چمکتی ہے زری

سامنے آئے گا جب وہ مظہرِ نورِ خدا
سب دھرا رہ جائے گا پھر دعوئ دیدہ دری

سامنے جس کے خس وخاشاک سب آلاتِ حرب
ذوالفقارِ حیدری ہے ذوالفقارِ حیدری

ان کے آنے سے بدل جائے گی تقویم جہاں
دیکھتے رہ جائیں گے سارے منجم جنتری

ابتداء کیا تھی امامت کی کہاں ہے انتہا
کم نہیں کعبے سے آغوشِ امامِ عسکریؑ

سینکڑوں سلمانؑ و بوذرؑ آئیں گے بروئے کار
دیکھے گی دنیا محمدؐ کا فنِ انساں گری

رتبۂ مہدیؑ بتائیں گے محمدؐ اور مسیحؑ
"قدرِ گوہر شاہ داند یا بہ داند جوہری"

سامنے ہے بابِ شہرِ علم قرطاس و قلم
طائرِ مدحت کو ہو کیا فکرِ بے بال و پری

اے یزید روسیہ اس ہاتھ سے بیعت طلب
جس سے مس ہو کر فرشتے ہوں عتابوں سے بری

حج مکمل صرف لعنت سے نہیں ہوتا جناب
جب تلک شیطان کو ماری نہ جائے کنکری

بھر گیا دل انقلابِ دہر کے افکار سے
پر طبیعت ذکرِ مولیٰ سے نہیں اب تک بھری

کاش میری شاعری کو بھی ملے یہ مرتبہ
لوگ مجھ کو بھی کہیں دعبل فرزدق حمیری

آج بھی شاہد ہے محشرؔ شیر اک قالین کا
اہلِ ایماں پر نہیں چلتی کوئی جادو گری

OOO

انتظار

انتظارِ امام حجت ہے
ورنہ دنیا سے کس کو رغبت ہے
ان کا جانا بھی اک قیامت تھا
ان کا آنا بھی اک قیامت ہے

منقبت

ہو کربلا جانا تو سفر کیسا لگے گا
اور ہو درِ شبیرؑ پہ سر کیسا لگے گا

میں نفسِ پیمبرؐ کو اگر سامنے لاؤں
کیا جانے نصیری کو بشر کیسا لگے گا

وہ حرِ جری فوجِ یزیدی کا ہے سالار
ہو جائے ادھر سے جو ادھر کیسا لگے گا

اک ہاتھ میں ہو دامنِ قرطاسِ مودّت
اک ہاتھ میں جبریلؑ کا پر کیسا لگے گا

ہو کرب و بلا شام و نجف آپ کا جانا
پہلے ہو مدینے سے گذر کیسا لگے گا

ہو سامنے میرے جو نبیؐ کا رخِ انور
پھر تذکرۂ شمس و قمر کیسا لگے گا

ہو منکرِ حیدرؑ اسے پیغمبرؐ اسلام
کردیں اگر اسلام بدر کیسا لگے گا

یہ شاعر و عالم یہ عزا دار یہ ذاکر
ہو جائیں اگر شیرو شکر کیسا لگے گا

ہو نصب ہر اک گھر پہ اگر پرچمِ عباسؑ
میں سوچتا ہوں سارا نگر کیسا لگے گا

لکھ دوں در و دیوار پہ یا حضرت عباسؑ
پھر اہلِ عزا کو مرا گھر کیسا لگے گا

ہوں سامنے محشر میں اگر شافعِ محشر
اس وقت مرا دامنِ تر کیسا لگے گا

دل میں غمِ شبیرؑ ہو پیاسوں کا تصور
بتلا خطا پانی میں سفر کیسا لگے گا

بانو نے کہا چوم کے بے شیر کو شہ سے
پل بڑھ کے مرا نورِ نظر کیسا لگے گا

یہ دیکھ کے اکبرؑ کو کہا کرتی تھیں لیلیٰ
سہرے میں مرا نورِ نظر کیسا لگے گا

محشر سے گنہگار کو دنیا ہی میں محشر
مل جائے جو جنت کی خبر کیسا لگے گا

منقبت

رنگ ہو جائے گا اب کچھ اور صبح و شام کا
آ گیا حیدرؑ کے گھر مشکل کشاؑ اسلام کا

آ گئے شہ حشر اب دیکھو امیرِ شام کا
تجزیہ کرتا ہوں میں آغاز سے انجام کا

زرد گھرہ ہو گیا سن کر امیرِ شام کا
گھر میں زہراؑ کے محافظ آ گیا اسلام کا

بت شکن کے گھر میں وہ باطل شکن پیدا ہوا
آستینوں میں بھی اب امکاں نہیں اصنام کا

یا محمدؐ کہہ کے سوئیں یا علیؑ کہہ کر اٹھیں
اک وظیفہ صبح کا اور اک وظیفہ شام کا

جانشینِ مصطفیؐ ہوتے اگر کچھ اور لوگ
پھر قصیدے کی تھا مرثیہ اسلام کا

دشمنِ آلِ نبیؐ خارج ہیں یوں اسلام سے
جس طرح اخراج کعبے سے ہوا اصنام کا

ہو نظام اللہ کا شبیریتؑ کی پیروی
مصطفیؐ کا ملک ہو سکے علیؑ کے نام کا

دشمنِ آلِ نبی کا یہ عمل ہے آج بھی
کفر کرنا اور ڈھنڈورا پیٹنا اسلام کا

مدحتِ شبیرؑ میں محشر جو رک کر چلے
کیا بھلا تو نبی اس کی وہ قلم کس کام کا

OOO

منقبت

ذکرِ کرب و بلا کرے کوئی
"میرے دکھ کی دوا کرے کوئی"

جز علیؑ کون ہے زمانے میں
"میری مشکل کشا کرے کوئی"

ابن بنت اسد سے میرا مسیح
ابن مریم ہوا کرے کوئی

نہ سناتا علیؑ کو یہ مصرعہ
"کس کی حاجت روا کرے کوئی"

دشمن آلِ مصطفیٰؐ کے سوا
"بخش دو گر خطا کرے کوئی"

مدحت اہلبیتؑ میں اشعار
"میں کہوں اور سنا کرے کوئی"

ایک جیسے ہیں اول و آخر
کس طرح ابتداء کرے کوئی

رہزنی ہو رہی ہے منبر سے
"اب کسے رہنما کرے کوئی"

لکھ دو باب فدک پہ یہ مصرعہ
مال کس کا مزا کرے کوئی

پنجتن ساتھ ہیں تو کیا غم ہے
لاکھ میرا برا کرے کوئی

پورا قرآن مجھ کو سننا ہے
مدح اہل کساء کرے کوئی

بعد عباسؑ اس زمانے میں
کیا کسی سے وفا کرے کوئی

سن کے نعت نبیؐ ہوا محسوس
جیسے خدا کرے کوئی

جس نے کاٹی ہو شہ رگ اسلام
"ایسے قاتل کا کیا کرے کوئی"

فرق زینبؑ سے گئی چادر
اب کسے بے ردا کرے کوئی

شاد ہوں مجھ سے فاطمہؑ زہراؑ
میرے حق میں دعا کرے کوئی

بعد مرنے کے میرا رخ محشر
جانب کربلا کرے کوئی

منقبت

کہیں مصطفیٰؐ کے ہیں تذکرے کہیں بوترابؑ کی بات ہے
کہیں آفتاب کی گفتگو کہیں ماہتاب کی بات ہے

ہے ہر اک پہ وادرِ مصطفیٰؐ یہاں سب کا ایک ہے مرتبہ
نہ کوئی یہاں پہ فقیر ہے نہ کسی نواب کی بات ہے

یہ تو مومنوں پہ ہیں رحمتیں کہ لحد میں ہیں یہ سہولتیں
نہ کوئی سوال کا مسئلہ نہ کوئی جواب کی بات ہے

رخِ نور جلد دکھا 6 مرے مولاؑ سامنے آ 6
مرے اور آپ کے درمیاں فقط اک نقاب کی بات ہے

جو علیؑ کا چوتھا ہے مرتبہ تو ہے اس میں آپ کا حرج کیا
جو خدا نے بھیجی ہے آخری یہ اسی کتاب کی بات ہے

ہے اِدھر محبتِ پنجتنؑ اور اُدھر عداوتِ بت شکن
جو اِدھر ثواب کی بات ہے تو اُدھر عذاب کی بات ہے

یہ ہے مومنوں کا مطالبہ کرو ان کا بھی تو محاسبہ
کرو تم فدک کا بھی فیصلہ اگر احتساب کی بات ہے

رہو میری آل کے ساتھ ساتھ کہ اسی میں قوم کی ہے نجات
وہ جو دے گئے شہِ انبیاء یہ اسی نصاب کی بات ہے

"جسے چاہا در پہ بلا لیا جسے چاہا اپنا بنالیا"
یہ نصیب حر کا ہے واقعہ یہ حسینؑ کے باب کی بات ہے

نہ اِدھر اُدھر کی مثال دے نہ تو اپنے گھر کی مثال دے
یہ سبق لے خونِ حسینؑ سے اگر انقلاب کی بات ہے

یہ جو تجھ کو محشرؔ بے نوا ملا ہے نصیب سے مرتبہ
جہاں سرنگوں ہیں ملائکہ یہ اسی جناب کی بات ہے

OOO

اصرار

مرا خیال وسیع و عریض رہنے دے
علیؑ کے در سے مجھے مستفیض رہنے دے
نہیں ہے ڈاکٹر بننے کی آرزو مجھ کو
غمِ حسینؑ کا مجھ کو مریض رہنے دے

سلام

پچھ دیر فرض کیجئے اہلِ عزا نہ ہوں
سارا جہاں حسینؑ کا قاتل دکھائی دے

○

جو مجلسِ حسینؑ میں شامل دکھائی دے
وہ فاطمہؑ کو خلد کے قابل دکھائی دے

جو ذکرِ اہلبیتؑ سے غافل دکھائی دے
شاعر کہیں کا ہو مجھے جاہل دکھائی دے

رخسارِ کائنات پہ کعبہ ہے اس طرح
جیسے حسین رخ پہ کوئی تِل دکھائی دے

گہرائیوں سے دل کی اگر لو علیؑ کا نام
تم کو بھنور کی تہہ میں بھی ساحل دکھائی دے

ہے اس قدر شعور میں بہلول کا جنوں
عالم بھی جس کے سامنے جاہل دکھائی دے

رہتا ہے جو زبان پہ ہر خاص و عام کی
وہ شعر مجھ کو خلد کا حاصل دکھائی دے

میری نظر میں بس وہ حقیقی امام ہے
جس کو مرا دھڑکتا ہوا دل دکھائی دے

دیر فرض کیجئے اہل عزا نہ ہوں
سارا جہاں حسینؑ کا قاتل دکھائی دے

یہ شکر ہے خدا کا کہ عالم ہیں ہر طرف
اے کاش مجھ کو ایک بھی عامل دکھائی دے

اس باپ کی تڑپ کا تو اندازہ کیجئے
کڑیل جواں پسر جسے بسمل دکھائی دے

کھلتی ہے آنکھ پھر مجھے آتی نہیں ہے نیند
گر خواب میں بھی طوق و سلاسل دکھائی دے

بھیجو سلام ثانیِ زہراؑ کے نام پر
تم کو اگر کہیں پہ بھی محمل دکھائی دے

محشرؔ وہ کیسے سمجھے گا قرآن و اہلبیتؑ
تاریخ کربلا جسے ناول دکھائی دے

OOO

اسلام

جو شہرِ علم کے در پر نہیں ہے
جہل کی حد سے وہ باہر نہیں ہے
بغیرِ ذکرِ حیدرؑ یوں ہے اسلام
کہ جیسے جسم ہے اور سر نہیں ہے

منقبت

جب ہے غمِ شبیرؑ تو غم کس کا ہے
جب سر پہ عَلم ہے تو الم کس کا ہے

یہ دیکھ کے بخشیں گے نبی روزِ جزا
دامن غمِ شبیرؑ میں نم کس کا ہے

ہے صرف اگر باغِ فدک زہراؑ کا
یہ سارا عرب اور عجم کس کا ہے

کاغذ پہ لکھے سب کا قلم لفظِ وفا
پانی پہ جو لکھے وہ قلم کس کا ہے

ہیں صرف علمدارؑ شہید اور غازی
اسلام میں یہ جاہ و حشم کس کا ہے

مانا کہ عمامہ و عبا ہیں تیرے
پر جیب میں تیری یہ درم کس کا ہے

عباسؑ بہت گزرے بہت ہیں ہونگے
پر رتبۂ سقائے حرمؑ کس کا ہے

اشعار تو لکھوا کے یہ لایا کس سے
کاغذ تو یہ تیرا ہے قلم کس کا ہے

اے آلِ کے دشمن ہے تجھے شوقِ ارم
معلوم ہے یہ باغِ ارم کس کا ہے

میں آج تو ہرگز نہ کروں گا ماتم
میں جانتا ہوں آج جشن کس کا ہے

بتلا تجھے عباسؑ کے پرچم کی قسم
کردارِ علیؑ سے سب سے اہم کس کا ہے

تلوار کی بات آئی ہے پھر تو یہ بتا
دنیا میں لقب تیغِ دو دم کس کا ہے

بر روئے اجل فزت بربِ کعبہ
بتلاؤ یہ اندازِ قسم کس کا ہے

جو شاتم حیدرؑ ہے اسی سے پوچھو
کس کا ہے لہو اور شکم کس کا ہے

کلمہ پڑھے جس گھر کا جلادیں اس کو
ہندو سے بھی بدتر یہ دھرم کس کا ہے

کرتے ہیں ہزاروں تجھے راہوں میں سلام
محشر یہ بتا تجھ پہ کرم کس کا ہے

OOO

منقبت

سیکھا ہے ہم نے بولنا اس خاندان سے
وہ جس کے بے زباں نہیں پھرتے زبان سے

کعبہ علیؑ کا اب بھی ہے کس کی مجال ہے
خالی کرائے گھر کوئی مالک مکان سے

اس پر رکھے ہیں پائے مبارک حضورؐ نے
یہ عرش کچھ زیادہ نہیں پائیدان سے

یوں ہے صدا درود کی دورانِ منقبت
قرآن جیسے بول اٹھے درمیان سے

نام علیؑ نہ نکلے گا ہرگز اذان سے
کیوں سر کو پھوڑتا ہے خدا کی چٹان سے

شیر خدا کے رعب و جلالت کا ہے اثر
جو شق ہوئی جدارِ حرم درمیان سے

مولاؑ تمام رجس و نجاست سے دور ہیں
نکلے گا کیسے یا علیؑ تیری زبان سے

سچ سچ بتا کہ اس میں ترا فائدہ ہے کیا
خارج علیؑ کا نام اگر ہو اذان سے

واعظ تو جس میں ہے کسی بیوہ کا گھر ہے کیا
خوشبوِ فدک کی آتی ہے تیرے مکان سے

دیتا ہوں یوں معاوضہ ذکرِ حسینؑ کا
سودا خریدتا ہوں خود اپنی دکان سے

مانا کہ آپ ہیں تو ہمارے ہی درمیاں
کیوں آپ لگ رہے ہیں ہمیں طالبان سے

بس اک چھڑی سے ہانک رہے ہیں وہ قوم کو
کیا سیکھی رہنمائی کسی کوچوان سے

ایسی شکست کھائی ہے اک بے زبان سے
پھر حرملہ کا تیر نہ نکلا کمان سے

اصغرؑ کو بے زباں سمجھتا ہے حرملہ
یہ حکم دیں تو تیر نہ نکلے کمان سے

جب حشر میں گواہ کو دی جائے گی صدا
اصغرؑ کا خون ٹپکے گا تیر و کمان سے

دیتی اگر ردا نہ نواسی رسول کی
محروم رہتا دینِ خدا سائبان سے

ممکن نہیں ہوا بھی گزر جائے ایک پل
آلِ رسول گزرے ہیں جس امتحان سے

ماتم کی آ رہی ہے صدا جس مکان سے
اس کی زمیں ہے اونچی بہت آسمان سے

ہوگی زمین مفت کی خیرات کا کفن
محشر ترا جنازہ اٹھائیں گے شان سے

OOO

سلام

شبیرؑ کی مجلس میں قضا مانگ رہا ہوں
تا حشر میں جینے کی دعا مانگ رہا ہوں

ہوں قبر میں آسان مری بخشیں مولاؑ
اک چٹکی فقط خاکِ شفاء مانگ رہا ہوں

ہے مجھ کو تری خاک میں ملنے کی تمنا
تھوڑی سی زمیں کرب و بلا مانگ رہا ہوں

رومال میں زہراؑ کے سجے گا یہی ہدیہ
اللہ سے بس اشکِ عزا مانگ رہا ہوں

تعویذ کی صورت میں ہے جو مشک علم میں
ایسا ہی میں اک نقش وفا مانگ رہا ہوں

میں ہوش میں لانے کے لئے اہلِ عزا کو
عباسؑ کے پرچم کی ہوا مانگ رہا ہوں

باندھے ہوں تصور میں میں احرام عقیدت
کعبے سے نصیری کا خدا مانگ رہا ہوں

"مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی"
بے شیر کے لڑنے کی ادا مانگ رہا ہوں

لیلیٰ کو یہ شبیرؑ نے دی کہہ کے تسلی
اکبرؑ کے میں جینے کی دعا مانگ رہا ہوں

لکھنے کے لئے قاسم نوشاہ کا سہرا
کبریٰ ترے ہاتھوں کی حنا مانگ رہا ہوں

عباسؑ کی ہر وقت زیارت کروں محشرؔ
اس واسطے جنت میں جگہ مانگ رہا ہوں

OOO

عطائے زہراؑ

معلوم ہے مجھ کو مری تقدیر میں کیا ہے
جنت ہے درِ آلِ عباؑ فرشِ عزا ہے
یہ شاعری تو فاطمہؑ زہرا کی عطا ہے
محشرؔ تو بچارہ نہ پڑھا ہے نہ لکھا ہے

الوداعی سلام

سوغات کوئی اور نہ دھن لے کے آؤں گا
لوٹا جو کربلا سے کفن لے کے آؤں گا

تا عمر نہ احساس غریبی رہے مجھ کو
میں خاک در شاہ زمن لے کے آؤں گا

میں خالی نہ آؤں گا درِ شاہِؑ نجف سے
کچھ اور نئی فکرِ سخن لے کے آؤں گا

میں نوحہ پڑھوں گا وہاں ہے ہے علی اکبرؑ
نوحوں کے لئے سوزِ سخن لے کے آؤں گا

تاروں کی طرح ذرے چنوں گا میں شام سے
سجادؑ کے قدموں کی کرن لے کے آؤں گا

جی کھول کے روؤں گا سکینہؑ کی لحد پہ
سینے میں میں زنداں کی گھٹن لے کے آؤں گا

جی بھر کے زیارت نہ ہوئی شاہِ زمن کی
اس دل میں یہی رنج ومحن لے کے آؤں گا

بے شیر کی تربت پہ میں پانی نہ پیوں گا
بس اشک غم غنچہ دہن لے کے آؤں گا

احسان کیے جس نے اسے دوں گا دعائیں
سب کے لئے خوشیوں کا چمن لے کے آؤں گا

یہ کہہ کے اُٹھوں گا درِ عباسؑ سے محشرؔ
ہر سال زیارت کی لگن لے کے آؤں گا

OOO

یقین

دہنِ شہؑ کا پیمبرؐ کی زباں ہے
بنوتؐ کی امامت ترجماں ہے
کہاں جائیں گے بچ کے شہ کے دشمن
زمیں نیچے ہے اوپر آسماں ہے

سلام

ہے سنتِ رسول محبت حسینؑ کی
اللہ سے ہے جنگ عداوت حسینؑ کی

درکار ہے بس اتنی عنایت حسینؑ کی
ہو جائے خواب ہی میں زیارت حسینؑ کی

قرآں کا دل ہے سورۂ یٰسین جس طرح
اسلام میں یہی ہے حقیقت حسینؑ کی

بس دو سبب ہیں جن سے ہے اسلام کا وجود
ضربت علیؑ کی اور عبادت حسینؑ کی

مسلک چھپائیں اپنا جو غیروں کے خوف سے
کیا کرتے کربلا میں وہ نصرت حسینؑ کی

ہم کیسے اس نظامِ شریعت کو مان لیں
بنیاد میں ہے جس کی عداوت حسینؑ کی

رکھنے کو نام رکھ لے زمانہ ہزار بار
اسلام میں ہے صرف جماعت حسینؑ کی

ملکوں پہ اقتدار ہو چاہے یزید کا
اسلام پر رہے گی حکومت حسینؑ کی

دریا میں بے سبب تو نہیں ہے یہ اضطراب
موجوں میں موجزن ہے وصیت حسینؑ کی

اکبرؑ گرے جو رن میں سناں کھا کے خاک پر
صدمے سے زرد ہو گئی صورت حسینؑ کی

شہ بولے دل کو تھام کے بھائی کی لاش پر
عباسؑ آج ٹوٹی ہے ہمت حسینؑ کی

سایہ نہیں ہے اس لئے زہراؑ کی قبر پر
تھی کربلا کی دھوپ میں میت حسینؑ کی

زہراؑ نے بال کھولے علیؑ روئے خلد میں
قلب نبی کو پہنچی اذیت حسینؑ کی

محشرؔ کی یہ دعا ہے کہ شاعر ہوں خلد میں
بزمِ مسالمہ ہو صدارت حسینؑ کی

سلام

زہراؑ کے لعل جانِ رسولِ زمن حسینؑ
خیبر شکن علیؑ ہیں تو باطل شکن حسینؑ

کیا اُن کے مرتبے کی بلندی بیان ہو
دوشِ رسولِ حق پہ ہیں جلوہ فگن حسینؑ

دنیا میں دو نواسۂ نبیؐ کے ہیں منفرد
پہلے کسی کا نام نہیں تھا حسنؑ حسینؑ

یہ سب تمہارے اسمِ گرامی کا فیض ہے
ہوتا نہ آج لفظ کہیں پنجتن حسینؑ

یہ ہے تمہارے خون کے چھینٹوں کا معجزہ
سرسبز ہے جو دینِ نبی کا چمن حسینؑ

اے کاش مجھ کو اِس کا تیمم نصیب ہو
جو خاک بن گئی تھی تمہارا کفن حسینؑ

صورت میں روشنائی کی ٹپکے قلم سے اشک
جب بھی لکھا ہے آپ کو تشنہ دہن حسینؑ

لکھا ہے جب سلام سکینہؑ کے حال کا
اشعار بن گئے ہیں گلے کی رسن حسینؑ

برسوں سے تیرا تذکرہ کرتا ہوں رات دن
محسوس کی نہ میں نے ذرا بھی تھکن حسینؑ

تیروں سے چھلنی ہو کے گرا فرشِ خاک پر
زہراؑ پکاریں ہائے مرا گل بدن حسینؑ

تڑپی زمیں پہ خون میں کڑیل جواں لاش
آئی تری جبیں پہ نہ پھر بھی شکن حسینؑ

امت کے واسطے جو بیاباں میں جل گیا
آتا ہے یاد مجھ کو وہ تیرا چمن حسینؑ

آنسو بہائیں کیسے نہ ہم تیرے سوگ میں
گریاں ہے تیرے حال پہ چرخِ کہن حسینؑ

اپنے بدن کو کیوں نہ کریں ہم لہو لہو
زخموں سے چور چور تھا تیرا بدن حسینؑ

یہ تیرے خاندان کی مدحت کا فیض ہے
محشر ہے اپنی ذات میں خود انجمن حسینؑ

سلام

زمانے میں ہو کوئی نفسِ پیمبرؐ تو ہم جانیں
علیؑ کی بات کیا ہو لے کوئی قنبر تو ہم جانیں

ہے دعوئ جاں نثاری کا بہت اسلام والوں کو
دکھائے راہِ حق میں دے کے اپنا سر تو ہم جانیں

مٹائے جاؤ عشرے شوق سے فرضِ شہادت کے
دکھاؤ سوگ میں ان کے ذرا رو کر تو ہم جانیں

بغیر حیدرؑ جو نبیؐ کے عشق میں ڈوبے
نکل کر ہم دکھلائے لبِ کوثر تو ہم جانیں

ہے پہرہ علقمہ پر آج تک عباسؑ غازی کا
ذرا کوئی پرندہ مار تو لے پر تو ہم جانیں

کہا للکار شیرِ خدا نے بعدِ فتحِ جنگ
کوئی اب چھین لے ہم سے درِ خیبر تو ہم جانیں

پہاڑوں کے بھی ہل جاتے ہیں دل نام علیؑ سن کر
کسی کے نام پر ہل جائے اک کنکر تو ہم جانیں

غنی گزرے ہیں لاکھوں نام کے اس دارِ فانی میں
لٹائے راہِ حق میں کوئی اپنا گھر تو ہم جانیں

جسے چاہو بنا دو جانشینِ احمدؐ مرسل
سلونیؑ کا کرے دعویٰ سرِ منبر تو ہم جانیں

بہت دیکھے سنے سالار اس دنیا میں لشکر کے
ہو تنہا ذات میں اپنی کوئی لشکر تو ہم جانیں

ہمارا دل نکل سکتا ہے سینے سے یہ ممکن ہے
نکالے کوئی اس دل سے غمِ سرور تو ہم جانیں

کہا کرتی تھیں زینبؑ ہے ہمارا شیر بھائی
دکھائے سر سے کوئی چھین کے چادر تو ہم جانیں

تو شاعر ہے شہِ دیں کا تجھے کیا خوف ہے محشرؔ
اذیت ہو ذرا سی قبر کے اندر تو ہم جانیں

سلام

چلو خدا سے یہ مانگیں دعا فرات کے پاس
ہمیں نصیب ہو فرشِ عزا فرات کے پاس

وہی تحفظِ اسلام کی ضمانت ہے
جو صدیوں پہلے ہوا واقعہ فرات کے پاس

اُسے تو ساقیِ کوثر تلک پہنچنا تھا
جبھی تو حُر کو ملا راستہ فرات کے پاس

جہاں میں رہتا ہمیشہ شہر بدر اسلام
بساتے شہہ نہ اگر کربلا فرات کے پاس

مزا تو جب ہے اسی پہ ہو مجلس عباسؑ
بچھی ہوئی ہے جو خاکِ شفاء فرات کے پاس

بلا لیں پاس، اگر مجھ کو حضرتِ عباسؑ
سلام روز پڑھوں اک نیا فرات کے پاس

ہوا کے دوش پہ جلتا رہے گا اے عباسؑ
دیا وفا کو جو تم نے دیا فرات کے پاس

دوبارہ مشک و علم چومنے کی حسرت میں
مچل رہی ہے ابھی تک ہوا فرات کے پاس

نصیب پھر نہ ہوئی اس کو تیر اندازی
فنا کچھ ایسا ہوا حرملہ کے فرات کے پاس

گرے زمیں پہ جو گھوڑے سے حضرت عباسؑ
تڑپ کے آگئے مشکل کشا فرات کے پاس

یہ موجیں اس لئے ساحل پہ سر پٹکتی ہیں
ہوئے ہیں اہلِ حرم بے ردا فرات کے پاس

ستم سے شمر کے عمو بچایئے مجھ کو
یہ گونجتی ہے ابھی تک صدا فراتِ کے پاس

کبھی تو آئے گی اخبار میں خبر محشر
کہ دفن ہوگیا محسن رضا فرات کے پاس

O

سلام

کیوں نہ حق مولاؑ علیؑ کے ساتھ ہونا چاہیے
روشنی کو روشنی کے ساتھ ہونا چاہیے

تم نبیؐ کے معتبر ہو تب یہ دعویٰ ہے بجا
نفس بھی نفسِ نبیؐ کے ساتھ ہونا چاہیے

ایسے ویسے جب رہے ہردم نبیؐ کے ساتھ ساتھ
کیوں نہ خاروں کو کلی کے ساتھ ہونا چاہیے

اس لئے تم کو بلاتے ہیں سوئے شبیرؑ ہم
حشر میں تم کو کسی کے ساتھ ہونا چاہیے

کیوں علیؑ والے نہ آئیں مجلسِ شبیرؑ میں
حیدری کو حیدری کے ساتھ ہونا چاہیے

ایک کے ہو جاؤ تم قاتل کے یا مقتول کے
دوستی کیوں دشمنی کے ساتھ ہونا چاہیے

ایک سائل کو عطا کر دے جو اونٹوں کی قطار
آپ کو ایسے غنی کے ساتھ ہونا چاہیے

بس اسی میں ہے بقائے رونقِ بزمِ عزا
مجلسِ غم سادگی کے ساتھ ہونا چاہیئے

کُر شبِ عاشور یہ کہتا تھا دل میں بار بار
زیست کیوں شرمندگی کے ساتھ ہونا چاہیئے

خود رہیں پیاسے کریں سیراب دشمن کو حسینؑ
فیض یوں دریا دلی کے ساتھ ہونا چاہیئے

بند کر لیں اپنی آنکھیں حضرت عباسؑ نے
اب نہ رشتہ زندگی کے ساتھ ہونا چاہیئے

شمر سے اہلِ حرم کہتے تھے چادر تو نہ چھین
کیا ستم بے پردگی کے ساتھ ہونا چاہیئے

ہے سکینہؑ کی لحد پر یہ اداسی کا سوال
موت کیا اس بیکسی کے ساتھ ہونا چاہیئے

رہ تو لوں گا خلد میں محشرؔ مگر اس شرط پر
میرا گھر بارہ دری کے ساتھ ہونا چاہیئے

سلام

دامن کو دیکھتا ہے گنہگار کس لئے
دی ہے خدا نے چشمِ گہر بار کس لئے

منکر نکیر ہم سے کریں گے بھلا سوال
ہوں گے لحد میں حیدر کرار کس لئے

زینبؑ کے لعل بولے الٹ دوں زمین کو
آخر ہے زورِ جعفرِ طیار کس لئے

حُر بار بار کہتا تھا لے کر کرو مَیں
کٹتی نہیں ہے آج شبِ تار کس لئے

عباسؑ بولے دیجئے مولاؑ رضائے جنگ
مجھ کو بنا دیا ہے علمدار کس لئے

عباسؑ چھین سکتے ہیں اعداسے جب فرات
پانی کے ہوں عدو سے طلبگار کس لئے

چھ ماہ کے صغیر سے اصغرؑ کے سامنے
تھرا رہا ہے دستِ کماں دار کس لئے

خیمے تو جل کے راکھ ہوئے اہلبیت کے
روشن ہے آج شام کا بازار کس لئے

رو کر کہا سکینہؑ نے بابا کہاں گئے
آیا ہے رن سے خالی یہ رہوار کس لئے

OOO

آرزو

بس اب تو جلد ظہورِ امامؑ ہو جائے
یہ روز روز کا قصہ تمام ہو جائے
سفر ہو ایسا گزر کربلا سے ہو محشر
سحر نجف میں مدینے میں شام ہو جائے

عریضہ

ہر سال یہ لکھتا ہے گنہگار، عریضہ
مولاؑ کے لئے صورتِ اشعار عریضہ

ہے مہدیِ دوراں کا کرم عام جو سب پر
ملتا ہے جبھی تو سرِ بازار عریضہ

قیمت میں مجھے دیتا ہے ایمان کی دولت
ہے میرے عقیدے کا خریدار عریضہ

ہم سب کے مصائب کا انھیں علم ہے لیکن
تحریر میں مولا کو ہے درکار عریضہ

کس طرح نہ پہنچے گی دعا بحرِ کرم تک
کشتی ہے امیدوں کی تو پتوار عریضہ

زندانِ مصائب سے رہائی ملے مولاؑ
بھیجا ہے دعاؤں میں گرفتار عریضہ

بس واسطہ وہ سیدِ سجادؑ کا لکھ دے
مولا کو جو بھیجے کوئی بیمار عریضہ

جو شور ہے موجوں میں وہ ماتم کی صدا ہے
پانی میں ہے پیاسوں کا عزادار عریضہ

لکھ دوں میں عریضے میں اگر حضرتِ عباسؑ
بن جائے عریضوں کا علم دار عریضہ

جو مچھلیاں کرتی ہیں طواف اِس کا تہہِ آب
لگتا ہے انھیں کعبے کی دیوار عریضہ

کس طرح نہ پہنچے مرا ساحل پہ سفینہ
اِس پار سے پہنچا ہے جب اُس پار عریضہ

ہو جاتی ہے جب فاطمہؑ زہرا کی سفارش
تب دیکھتے ہیں احمدِؐ مختار عریضہ

پھر کون سی ہستی اسے منظور کرے گی
رَد کر دیں اگر حیدرِؑ کرّار عریضہ

خود ڈوب کے مومن کو بچاتا ہے بھنور سے
کیا اہلِ عزا کا ہے مددگار عریضہ

مضمون میں رہ جائے اگر ایک بھی نقطہ
خود جانے سے کر دیتا ہے انکار عریضہ

سوتی ہوئی تقدیر کو نہ ہوش آئے گا کیسے
موجوں کو بھی کر دیتا بیدار عریضہ

زنجیر مصائب کے اڑا دیتا ہے ٹکڑے
کیا خوب ہے یہ کاغذی تلوار عریضہ

یلغار میں موجوں کی چلا جاتا ہے بے خوف
لگتا ہے مجھے جعفرؑ طیار عریضہ

اِن راہ نماؤں کی طرف مڑ کے نہ دیکھوں
بن جائے اگر قافلہ سالار عریضہ

اے واعظِ منبر اسے تعویز بنانے
کہ دے گا تجھے صاحبِ کردار عریضہ

محشرؔ تری اوقات سے بہتر ہے یہ کاغذ
کر لیتا ہے مولا کا تو دیدار عریضہ

عریضہ

پھر دیکھ کہ دکھلاتا ہے کیا شان عریضہ
مولا کو ذرا بھیج تو ناداں عریضہ

جو خدمتِ مولا میں لکھی جاتی ہے عرضی
کہتے ہیں اسے صاحبِ ایمان عریضہ

اعمالِ شبِ قدر بجا لانا بجا ہے
لکھنا ہے ضروری شبِ شعبان عریضہ

تحریر عریضے کی ہے قرآن کی صورت
طے کردوں تو بن جائے گا جزدان عریضہ

نعمت ہے مرے واسطے جھٹلاؤں گا کیسے
ہے میرے لئے سورۂ رحمان عریضہ

آنکھوں سے لگا کر جو اسے سر پہ میں رکھوں
محسوس مجھے ہوتا ہے قرآن عریضہ

میں نام اگر پنجتنِ پاک کا لکھ دوں
بن جاتے ابھی نقشِ سلیمانؑ عریضہ

ہو جائیگی حل عالمِ اسلام کی مشکل
سب مِل کے اگر بھیجیں مسلمان عریضہ
مشکل ہے منافق کے لئے اِس کو سمجھنا
مومن کیلئے ہے بہت آسان عریضہ
ہے اس لئے مشہد کی تمنا مرے دل میں
خود مجھ سے سنیں شاہِ خراسان عریضہ
لطف اور بھی اشعار کا ہوتا ہے دوبالا
پڑھتا ہوں جو صلوٰۃ کے دوران عریضہ
مرجاؤں گا مؤلا کو مگر لکھتا رہوں گا
جنت میں بھی ہوتا ہے قلم دان، عریضہ
وہ آدمی جو اس کی عبادت کو سمجھ لے
واللہ بنا دے اسے انسان عریضہ
سن لیجئے اشعار کی صورت مرے مؤلا
محشر کے عریضے کا ہے عنوان عریضہ

سلام

اسلام کا جو سورج دنیا میں چمکتا ہے
یہ طورِ شہادت پر شبیرؑ کا جلوہ ہے

شبیرؑ کے روضے سے محسوس یہ ہوتا ہے
ہے کرب و بلا دنیا اور خلد جزیرہ ہے

یہ ثانیِ زہراؑ کے خطبوں کا نتیجہ ہے
اب کفر قصیدہ ہے اسلام قصیدہ ہے

تقریر میں زینبؑ کی جو باپ کا لہجہ ہے
چہرے کی طرح یہ بھی آواز کا پردہ ہے

جس طرح سے قرآں میں یٰسین کا سورہ ہے
اسلام کے سینے میں دل شہؑ کا دھڑکتا ہے

ضربت ہے اور عترت ہے قرآن ہے سجدہ ہے
اسلام کے دامن میں بس اس کے سوا کیا ہے

حیدرؑ کی نگاہوں میں کیا عرشِ معلیٰ ہے
اک سات ورق کا یہ ہلکا سا رسالہ ہے

اسلام کی دنیا پر شبیرؑ کا قبضہ ہے
سرحد پہ وفاؤں کی عباسؑ کا پہرا ہے

اللہ کرے محشر زہراؑ کو پہنچ جائے
اشکوں کی روانی میں نوحے کا عریضہ ہے

سلام

فرشِ عزا ہے ماہِ محرم کی جا نماز
آلِ نبیؐ کی یاد میں ہے غم کی جا نماز

اشکِ غمِ حسینؑ ہیں تسبیحِ فاطمہؑ
اہلِ عزا کا سینہ ہے ماتم کی جا نماز

نوحوں کی یہ بیاض ہے قرآنِ کربلا
اس کے ورق پیمبرؐ خاتم کی جا نماز

قرآن پاک فاطمہؑ زہراؑ کے سر کا تاج
مسند علیؑ کی سیدِؑ عالم کی جا نماز

ہوتا نہ کربلا میں جو سجدہ حسینؑ کا
گمنام تھی رسولِؐ مکرم کی جا نماز

اے شیخ ہوگا سجدۂ خاکِ شفا قبول
ہرگز نہ کام آئے گی ریشم کی جا نماز

سجدہ کریں امامؑ کے پیچھے سب انبیاء

مہدیؑ دیں کے پاس ہے آدمؑ کی جانماز
عباسؑ کا ہو نقشِ قدم میری سجدہ گاہ

یارب لبِ فرات ہو پرچم کی جانماز
ذکرِ علیؑ اذان ہے قنبر کے واسطے

دار و رسن ہے حضرتِ میثم کی جانماز
دشتِ بلا ہے فوج عدو بعدِ شاہ دیں

زینبؑ ہیں اور عزمِ مصمم کی جانماز
محشر ہے نامِ فاطمہؑ کاغذ پہ اس طرح
جیسے بچھی ہو حضرتِ مریمؑ کی جانماز

OOO

وفائے عباسؑ

پہلے ہم سے کیجئے کرب و بلا جانے کی بات
بعد میں پھر چھیڑیے جنت کے کاشانے کی بات
نام میں نے لے لیا شبیرؑ اور عباسؑ کا
جب کسی محفل میں اٹھی شمع پروانے کی بات

سلام

لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری
بس عزادار کی صورت ہو خدایا میری

دور دل سے مرا غم دنیا کا اندھیرا ہو جائے
غمِ شبیرؑ سے روشن رہے دنیا مری

ہو مرا کام فقط مجلس و ماتم کرنا
شادماں مجھ سے رہیں فاطمہؑ زہراؑ میری

دل رہے میرا عزاخانے کی صورت یارب
ناز قسمت پہ کرے خانۂ کعبہ میری

میری آنکھوں کے کنارے ہوں لب نہرِ فرات
چشمِ غم بہتی رہے صورت دریا میری

میں تو ہوں فاطمہؑ زہراؑ کی دعاؤں کا اثر
کیوں دعائیں نہ سنیں گے مرے آقا میری

صرف اک بار پہنچ جاؤں درِ مولیٰ پہ
پھر بتاؤں کہ تمنائیں ہیں کیا کیا میری

یہ تو ہے ذکرِ شہنشاہ زمن کا صدقہ
ساری دنیا ہوئی جاتی ہے شناسا میری

اے خدا فرضی اماموں سے بچانا مجھ کو
نہ ہو دنیا مری برباد نہ عقبیٰ میری

شانے کٹنے کا نہیں بس یہ تھا عباس کو غم
رہ گئی پیاسی صد افسوس سکینہؑ میری

رات دن بین یہ کرتی رہیں اُمِ لیلیٰ
لوٹ لی کرب و بلا تو نے تو دنیا میری

دل ہی دل میں بڑے بے چین تھے مظلوم امام
دیکھتی ہوگی مرا راستہ صغرا میری

رو کے زنداں میں یہ کرتی تھی سکینہؑ فریاد
لو خبر قیدِ ستم میں مرے بابا میری

بولیں یہ قبرِ پیمبرؐ سے لپٹ کر زینبؑ
چادر اُمت سے دلا دیجئے نانا میری

پاؤں عباسؑ کے ڈوبے تھے جہاں پر محشر
کوئی لِلّٰہ ڈبو دے وہیں دنیا میری

سلام

یا علی لب پر ہے صبح شام اٹھتے بیٹھتے
پی رہا ہوں میں ولا کے جام اٹھتے بیٹھتے

کیا بتاؤں آپ سے میں یا علی مشکل کشاء
کٹ رہے ہیں گردشِ ایام اٹھتے بیٹھتے

تیس پارے پانچ ہی لفظوں میں پڑھنا ہیں مجھے
لے رہا ہوں پنجتن کے نام اٹھتے بیٹھتے

یہ نماز پنجگانہ روح کی تسکین ہے
مل رہا ہے کس قدر آرام اٹھتے بیٹھتے

اس قدر مضبوط باندھی ہے مودت کی گرہ
کھل نہیں سکتا کبھی احرام اٹھتے بیٹھتے

لب پہ ہے کلمہ نبی کا دل میں ہے بغضِ علی
اور ہے وردِ زباں اسلام اٹھتے بیٹھتے

تم اگر جنت میں آئے اتفاقاً دیکھنا
لوں گا اہلبیتؑ سے انعام اٹھتے بیٹھتے

ایسے ایسے شعر ہو جاتے ہیں اکثر فی البدیہہ
جیسے ہوتا ہو مجھے الہام اٹھتے بیٹھتے

جب صدا اکبرؑ نے دی بابا مدد کو آیئے
پہنچے رن تک شاہِ تشنہ کام اٹھتے بیٹھتے

تین دن کی پیاس پیری اور دل زخموں سے چور
لاشِ اکبرؑ لائے شہ ہر گام اٹھتے بیٹھتے

دل غموں سے چور تھا اور اتنا لاغر جسم تھا
کی ہے طے زینبؑ نے راہِ شام اٹھتے بیٹھتے

وہ ترے سب سے بڑے محسن ہیں محشرؔ لکھنوی
کر رہے ہیں جو تجھے بدنام اٹھتے بیٹھتے

○

ضربتِ علیؑ

کہیں بھی گفتگو کرتا ہوں جب آلِ پیمبرؐ کی
مری جانب بڑھی آتی ہیں موجیں حوضِ کوثر کی
گزر کر فرقِ مرحب سے چلی جب تیغ حیدرؑ کی
زمیں نے ڈر کے چادر اوڑھ لی جبریلؑ کے پر کی

منقبت

ہم خلوصِ نیت سے محفلوں میں جاتے ہیں
منقبت کی صورت میں آیتیں سناتے ہیں

گھر ہے باغِ جنت میں مستقل رہائش ہے
ہم کہیں نہ آتے ہیں اور کہیں نہ جاتے ہیں

ہم تو یاعلی کہہ کر کھول دیں در جنت
بخششوں کے دروازے آپ کھٹکھٹائے ہیں

آپ پہلے کیا کیا تھے رہنما بنے کیسے
ہم تو یاد رکھتے ہیں آپ بھول جاتے ہیں

رکھ زبان قابو میں نرم اپنا لہجہ رکھ
محفلوں میں مولا کی دوسرے بھی آتے ہیں

ہم شریک رہتے ہیں مصطفےٰؐ کے دکھ سکھ میں

سوگ بھی مناتے ہیں جشن بھی مناتے ہیں

ہم سے بڑھ کر دنیا میں کون با ادب ہوگا

پہلے سر جھکاتے ہیں پھر علم اٹھاتے ہیں

اس وفا کے پرچم پر یوں چمک ہے پنجے کی

جیسے حضرتِ عباسؑ کربلا بلاتے ہیں

ہم انھیں کے پیرو ہیں اور ہیں غلام ان کے

جو چراغ گل کر کے روشنی دکھاتے ہیں

غم ہر ایک انساں کی زندگی گھٹاتا ہے

اور ہم غمِ شہ سے زندگی بڑھاتے ہیں

لوگ سمجھتے ہیں اس علم کے پنجے کو

ہم شکستِ باطل کو آئینہ دکھاتے ہیں

سر جھکا کے چلتے ہیں ہم رہِ شریعت میں

اور جب ہوں میداں میں آستیں چڑھاتے ہیں

منقبت

تصور ڈوبتا ہے میرا جتنی بار پانی میں　　نظر آتے ہیں مجھ کو عترتِ اطہارؑ پانی میں
سنائی دیں گے محشر کے بہت اشعار پانی میں　　اگر سن لے عریضوں کی کوئی گفتار پانی میں
جدا قرآن و اہلبیتؑ ہو سکتے نہیں ہرگز　　یہ ایسی بات ہے مارے کوئی تلوار پانی میں
جو آئے حضرتِ عباسؑ تو یہ علقمہ سمجھی　　نجف سے آگئے کیا حیدرؑ کرار پانی میں
لبِ ساحل جو یہ موجیں نظر آتی ہیں فریادی　　مرے بابُ الحوائج کا ہے کیا دربار پانی میں
فقط یہ حضرتِ عباسؑ کو اعزاز حاصل ہے　　نہ اُترا آج تک کوئی علم بردار پانی میں
ابھی بن جائے یہ آبِ شفا خاکِ شفا جیسا　　قدم رکھ دیں کہیں جو عابدؑ بیمار پانی میں
مرے مولا میں وہ طاقت وہ اعجازِ کرامت ہے　　اگر چاہیں بنا دیں ریت کی دیوار پانی میں
کتابِ بیعتِ فاسق کی ایسی ہو گئی حالت　　کہ جیسے ڈوب جاتا ہے کوئی اخبار پانی میں
امامت کا جسے دعویٰ ہے بعدِ مہدیؑ آخر　　ذرا مجھ کو بتا دے وقت کی رفتار پانی میں
مرے مولاؑ میں وہ طاقت وہ اعجازِ کرامت ہے　　کھڑی کر دیں عریضوں کی ابھی دیوار پانی میں
عریضے نے دیا گر ساتھ تو مولاؑ کے قدموں میں　　پہنچ جاؤں گا میں اس پار سے اس پار پانی میں
عریضہ کیسے مولاؑ تک پہنچتا ہے یہ حیرت ہے　　ہمارا دو قدم چلنا بھی ہے دشوار پانی میں

عریضہ صورتِ خوراک جب ہر سال ملتا ہے
منائیں کیوں نہ آخر مچھلیاں تہوار پانی میں

الٰہی ہوں اسی صورت کرم کی بارشیں مجھ پر
عریضوں کی ہوئی ہے جس طرح بوچھار پانی میں

عریضہ پہلے پہنچانے کی ضد میں شاہِؑ والا تک
کہیں کرتی نہ ہوں یہ مچھلیاں تکرار پانی میں

مرے شعروں میں جو تم کو تری محسوس ہوتی ہے
ہمیشہ تیز رکھتا ہوں قلم کی دھار پانی میں

نہیں آئے دوبارہ اس لئے عباسؑ ساحل پر
سکینہؑ کے نظر آجائیں نہ رخسار پانی میں

لبِ ساحل نبی کی نعت پڑھ کر دیکھ لے محشرؔ
نظر آئیں گے تجھ گنبد و مینار پانی میں

مرے مولاؑ یہ کیوں محشرؔ ہی محروم زیارت ہے
عریضے کر رہے ہیں آپ کا دیدار پانی میں

دعا اہلِ عزا کرتے ہیں اصغرؑ کی عطش سن کر
خدا تبدیل کردے آنسوؤں کی دھار پانی میں

صدا زنجیر کے ماتم کی لگتی ہے بری تم کو
کرو گے کیا اسے ہوتی ہے جو جھنکار پانی میں

عریضہ چوم کے یہ مچھلیاں جو یاعلیؑ کہہ دیں
ابھی پہنچیں مدد کو جعفرِ طیارؑ پانی میں

جو مولاؑ کی قدم بوسی کا ہو جائے یقیں مجھ کو
عریضے کی طرح جانے کو ہوں تیار پانی میں

اگر عباسؑ کے قدموں کی آہٹ ختم ہو جاتی
نہ رہتیں آج تک یہ مچھلیاں بیدار پانی میں

محشرؔ تری اوقات سے بہتر ہے یہ کاغذ
کرلیتا ہے مولاؑ کا تو دیدار عریضہ

سلام

جب تک کہ جہاں میں در و دیوار رہیں گے
یہ مجلس و ماتم یہ عزادار رہیں گے

جو بغض میں حیدر کے گرفتار رہیں گے
کتنے ہی کریں سجدے گنہگار رہیں گے

ہم لوگوں کو اپنوں ہی کا جب ہوش نہیں ہے
غیروں سے بھلا خاک خبردار رہیں گے

جب تک کہ ادا اجرِ رسالت نہیں کرتے
دنیا میں مسلمان یونہی خوار رہیں گے

جو راہِ عقیدت میں نہ ہوں موڑ بہتر
آسان بھی رستے ہوں تو دشوار رہیں گے

پوری نہ ہوئی شرط اگر حُبِّ علیؑ کی
پڑھ پڑھ کے نمازیں بھی گنہگار رہیں گے

جو آل کے دشمن ہیں بتا دے ہمیں یا رب
وہ کتنے عذابوں میں گرفتار رہیں گے

عادت ہے اُسی گھر سے وہ رکھیں گے عداوت
جس در سے غلامی کے طلب گار رہیں گے

یہ کہہ کے نکالا گیا کعبے سے بتوں کو
اب صرف یہاں حیدر کرار رہیں گے

میں خلد میں رہنے کو مکاں کیوں نہ خریدوں
جب پاس مرے اشکوں کے دینار رہیں گے

مقتل میں بتاتے تھے یہ بے شیر کے تیور
کیا سامنے میرے یہ کماں دار رہیں گے

کہتی تھیں یہ زندان میں زینبؑ سے سکینہؑ
اب کتنے دن ہم اور گرفتار رہیں گے

آپس میں حرم کہتے تھے سہمے ہوئے رو کر
بے پردہ کہاں تک سرِ بازار رہیں گے

ٹوٹے ہیں رہِ شام میں کچھ ایسے مصائب
اچھے نہ کبھی عابدِ بیمار رہیں گے

یہ گلشن زہراؑ میں مہکتے ہیں رہیں گے
پھولوں کی طرح نوحوں کے اشعار رہیں گے

محشرؔ کی تجھے فکر ہے کس واسطے محشرؔ
دو چار نہیں چودہ (۱۴) مددگار رہیں گے

منقبت

ثنائے ساقیِ کوثر لکھوں گا آبِ کوثر سے
لکیریں پہلے چودہ کھینچ لوں جبریل کے پَر سے

ہوئے جو صاحبِ ایماں وہ کردار پیمبرؐ سے
کوئی اسلام میں آیا نہیں اللہ کے ڈر سے

دعا بخشش کی وہ بھی دشمنِ آلِ پیمبرؐ سے
ارے کیوں میٹھا پانی مانگتا ہے تو سمندر سے

کہیں انصاف کا دامن نہ چھوٹا دستِ حیدر سے
اگر مرحب کے دو ٹکڑے کئے وہ بھی برابر سے

صدف میں جس طرح موتی نکلتا ہے سمندر سے
نکل کر اس طرح حرؑ آ گیا اعدا کے لشکر سے

وہ جب ناکام لوٹے آئی یہ آواز لشکر سے
یہ بادل تیں دن گرجے مگر اک دن نہیں برسے

مرے باب الحوائجؑ بخش دیجئے اور کرم کیجئے
خطائیں تو ہوا کرتی ہیں اکثر گھر کے نوکر سے

علم لے کر اکیلے بیٹھتے ہیں جب بھی گھوڑے پر
نظر آتے ہیں مجھ کو حضرت عباسؑ لشکر سے

رکھے گا دوستی جو دشمن آل پیمبر سے
گلا اپنا وہ خود کاٹے گا اک دن اپنے خنجر سے

نبیؐ کے دین میں یہ تفرقہ غیروں کی سازش ہے
ہمیشہ سنگباری گھر میں جب ہوتی ہے باہر سے

سر میداں اٹھاتی سر نہ جو تیغ یداللٰہی
گزر جاتا یہ پانی کفر کا اسلام کے سر سے

مسلماں خوف کیوں کھاتا نہیں اسود کے پتھر سے
اگر ابلیس ہو جاتا ہے زخمی ایک کنکر سے

بجائے نفسِ پیغمبر جو کوئی اور سُو جاتا
نہ جانے کیسی بو آتی شب ہجرت کے بستر سے

قبول اس شرط پر قبلہ کریں گے حور جنت کی
ہو سر سے پاؤں تک آراستہ سونے کے زیور سے

مسلمانوں کے دامن سے ہیں جو لپٹے ہوتے اب تک
یہ وہ شعلے ہیں جو اٹھے تھے زہراؑ آپ کے گھر سے

کوئی آگے نکل سکتا نہیں حر کے مقدر سے
غلط تشبیہ دیتا ہے جہاں بخت سکندر سے

خدا رکھتا ہے پردہ محفلوں میں اس لئے میرا
زیادہ پاؤں پھیلاتا ہی نہیں میں اپنی چادر سے

پدر کی لاش پر یہ کہہ کے زینبؑ نے ردا ڈالی
اترنا تو ہے اس کو روز عاشورہ مرے سر سے

عطش سے تھا یہ عالم وقتِ آخر حلق سرور کا
اگر پانی چھڑکتا شمر تو بھاپ اٹھتی خنجر سے

نہ دیتے بوسے آنکھوں سے نہ مس کرتے کبھی سر سے
اگر قبلہ کو دینار و درم ملتے نہ منبر سے

تجھے کیا خوف ہے محشرؔ تجھے کیوں فکرِ محشر کی
تعلق ہے ترا محشرؔ شفیعِ روزِ محشر سے

OOO

یادِ ماضی

وہ طوافِ کعبہ کا دور تھا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
مجھے یاد ہے وہ ذرا ذرا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہ بیانِ سیدِ مرسلیں کہ علیؑ ہی میرے ہیں جانشیں
یہ غدیرِ خم کا ہے واقعہ تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

منقبت

جب بھی قلم اٹھاتا ہوں میں اس دعا کے ساتھ
ہر شعر متصل ہو حدیث کساء کے ساتھ

تب منقبت کے پڑھنے کا کچھ اور لطف ہے
بیٹھوں بیاض لے کے درِ مصطفیٰ کے ساتھ

جب چاہوں میں بلالوں مدد کیلئے انھیں
ایسے تعلقات ہیں مشکل کشا کے ساتھ

تا حشر ساتھ ساتھ ہیں قرآن و اہل بیت
رکھتا ہوں جانماز میں فرش عزا کے ساتھ

مجھ کو معاف کیوں نہ کریں گے مرے امام
حر بھی تو آخر آیا تھا اپنی خطا کے ساتھ

عباسؑ ذی حشم سے وہ رشتہ ہے روح کا
ہوتا ہے جو علم کا تعلق ہوا کے ساتھ

باغ ارم میں پھر تو میں جاؤں خوشی خوشی
جنت ملی ہوئی ہو اگر کربلا کے ساتھ

دو جنتیں ہیں دوہرا ثواب ایک وقت میں
نعت رسول پڑھتا ہوں حمد خدا کے ساتھ

بولے رسول اس کی شفاعت میں کیا کروں
بے چارہ خود ہی آیا ہے خاکِ شفا کے ساتھ

میری نظر میں وہ بھی صحابی سے کم نہیں
وابستہ جو قلم ہو مدیحِ مصطفیٰؐ کے ساتھ

پھر عمر بھر وضو و تیمم کروں نہ میں
منہ پر جو خاک آئے نجف کی ہوا کے ساتھ

لفظ وفا کے معنی و مفہوم کچھ نہیں
عباسؑ کا نہ ذکر ہو لفظِ وفا کے ساتھ

جب تم میں حوصلہ نہ تھا خیبر میں جنگ کا
آنے کی کیا پڑی تھی تمہیں مصطفیٰؐ کے ساتھ

جب سے بجھا سکی نہ وہ اہلِ حرم کی پیاس
رشتہ نہ رکھا مشک نے پھر علقمہ کے ساتھ

سر کو جھکائے شرم سے روتے تھے زار زار
جب بیبیاں تھیں سر کھلے زین العبا کے ساتھ

شاعر جو دشمنانِ علیؑ کی ثناء کرے
یارب عذاب اس پہ بھی ہو حرملہ کے ساتھ

اے شاعرو چراغاں کرو اور مناؤ جشن
محشر بھی دفن ہو گیا محسنؔ رضا کے ساتھ

OOO

منقبت

کیا مری ہستی کروں حمد و ثناء کی تسبیح
ذرے ذرے کی زباں پر ہے خدا کی تسبیح

کیا پڑھے مجھ سا گنہگار دعا کی تسبیح
آیتیں پڑھتی ہیں خود آلِ عبا کی تسبیح

آگئی جب بھی مرے ہاتھ میں خاکی تسبیح
مجھ کو محسوس ہوئی خاکِ شفا کی تسبیح

ایسی تسبیح کہ ہوں جس میں بہتر (۷۲) دانے
میں سمجھتا ہوں اسے اہلِ عزا کی تسبیح

اپنی گردن سے اتاروں نہ کبھی میں مولاؑ
مجھ کو مل جائے جو خاکِ کفِ پا کی تسبیح

سکۂ درہم و دینار ہیں دانوں کی جگہ
ہے چمک دار مرے راہنما کی تسبیح

فجر کے بعد ہی واجب ہے ہر اک مومن پر
ظہر کی عصر کی مغرب کی عشاء کی تسبیح

نعت کیا اچھی لگے اس کی زبان سے مجھ کو
جس کے ہونٹوں پہ نہیں کرب و بلا کی تسبیح

ہار پھولوں کا نظر آتا ہے پنجے میں مجھے
ہو کلائی پہ بندھی جیسے وفا کی تسبیح

آگئی حر ترے ہونٹوں پہ مناجات حسینؑ
ٹوٹی جب شاہ کے قدموں پہ خطا کی تسبیح

آنے لگتی ہے فضاؤں سے جو ماتم کی صدا
کچھ نہیں کہیے اسے کہیے ہوا کی تسبیح

تذکرہ آتا ہے جب ثانیِ زہراؑ کا کہیں
پڑھنے لگتی ہیں مری آنکھیں ردا کی تسبیح

جا نمازِ غمِ شبیرؑ پر چالیس برس
آنسوؤں ہی میں رہی زین العبا کی تسبیح

جو نہ سنتا ہو نہ کرتا ہو مدحِ آلِ رسول
اس کے اعمال میں لکھی ہے فنا کی تسبیح

خواب میں دیکھیں نظر آئے نہ روضہ ان کا
شب کو پڑھئے تو ذرا نامِ رضا کی تسبیح

ساری دنیا یہ سمجھتی ہے کہ یہ بارش ہے
تشنہ کاموں کے لیے ہے یہ گھٹا کی تسبیح

سامنے آیا جو کاغذ کا مصلّٰی محشر
خود قلم پڑھنے لگا اہلِ کساء کی تسبیح

OOO

نشانِ عزادار

کرب و بلا ہماری باغِ جناں ہمارا
یعنی زمیں ہماری اور آسماں ہمارا
عباسؑ کا علَم ہے قومی نشاں ہمارا
ہم اس کے پاسباں ہیں یہ پاسباں ہمارا

نوحہ شہزادہ علی اکبرؑ

جب خیمہ حرم میں اکبرؑ کی لاش آئی
سر پیٹ کے حرم یہ دینے لگے دوہائی
ہَے ہَے علی اکبرؑ ہَے ہَے علی اکبرؑ

کہتی تھی یہ ماں خوں بھری میت سے لپٹ کر
ہَے ہَے علی اکبرؑ ہَے ہَے علی اکبرؑ

تم مر گئے اور زندہ رہی مادرِ مضطر
ہے ہے علی اکبرؑ ہَے ہَے علی اکبرؑ

اٹھارہ برس پال کے پروان چڑھایا
وہ گیسوؤں والا ہے مرا خوں میں نہایا
یہ کیا ہوا دلبر ہَے ہَے علی اکبرؑ

ارمان تھا پہناؤں گی پوشاک شہانی
افسوس کہ راس آئی نہ تجھ کو یہ جوانی
کیسا تھا مقدر ہَے ہَے علی اکبرؑ

تم ہچکیاں لے لے کے جو دم توڑ رہے ہو
منہ ماں سے ہمیشہ کیلئے موڑ رہے ہو
کیوں روٹھے ہو دلبر ہَے ہَے علی اکبرؑ

اتنا تو ذرا ٹھہرو، تمہیں دولہا بنالوں
بس ایک جھلک سہرے کی صغرا کو دکھا دوں
بے چین تھی خواہر ہے ہے علی اکبرؑ

قربان ہو ماں تجھ پہ مرے گیسوؤں والے
ماں زندہ رہی مر نہ گئی تیری بلا لے
صدقے ہو یہ مادر ہے ہے علی اکبرؑ

تھا ناز جوانی پہ تیری اہل حرم کو
اب کون بچائے گا ستم گاروں سے ہم کو
جب چھینیں گے چادر ہے ہے علی اکبرؑ

دم کرتی تھی آیات بھی اور نادِ علیؑ بھی
ماری ہے لعینوں نے اسی سینے پہ برچھی
کیسے تھے ستمگر ہے ہے علی اکبرؑ

یہ زخم کلیجے کا پیمبرؐ دکھانا
یہ سوکھی زباں ساقیٔ کوثر کو دکھانا
اے تشنہ کوثر ہے ہے علی اکبرؑ

کرتی تھی زیارت میں پیمبر کی تجھی سے
اب گھر میں کسے دوں گی میں تشبیہ نبیؐ سے
ہم شکلِ پیمبرؐ ہے ہے علی اکبرؑ

اسباب لٹا جل گئے سب خیمے ہمارے
بے والی و وارث ہیں جئیں کس کے سہارے
سر پر نہیں چادر ہے ہے علی اکبرؑ
سر ننگے رسن بستہ ہمیں شام ہے جانا
سیدانیوں کو دیکھے گا بے پردہ زمانہ
تاراج ہوا گھر ہے ہے علی اکبرؑ
پہلے تو اک آواز پہ اٹھ جاتے تھے بیٹا
اب اتنی صداؤں پہ بھی پہلو نہیں بدلا
کیا ہو گیا دلبر ہے ہے علی اکبرؑ
بیمار ہیں لاغر ہیں بہت سیدِ سجاد
بے ہوش ہیں کس طرح سنیں گے مری فریاد
اتنے ہیں وہ لاغر ہے ہے علی اکبرؑ
اے میرے جواں لعل مرے یوسف ثانی
اب کس کو کہوں گی میں پیمبر کی نشانی
اے میرے گلِ تر ہے ہے علی اکبرؑ
کیوں سنتے نہیں درد بھری ماں کی صدائیں
ماں کیسے بھلا لے ترے چہرے کی بلائیں
اے لاشۂ بے سر ہے ہے علی اکبرؑ

دو گھونٹ بھی پانی نہ ہوا تجھ کو میسر
چھوڑا نہ لعینوں نے ترے سر کو بھی تن پر
تم خون میں ہو تر ہے ہے علی اکبرؑ

شکوہ نہیں کرنا کبھی بے آسرا ماں سے
اے لعل مرے تجھ کو کفن دیتی کہاں سے
سر پر نہیں چادر ہے ہے علی اکبرؑ

جب جاؤں گی دیکھوں گی میں ویران مدینہ
بن تیرے نظر آئے گا سنسان مدینہ
کیا گزرے گی دل پر ہے ہے علی اکبرؑ

ماں تیری جدائی میں بھلا کیسے جئے گی
مر جائے گی صغرا جو خبر تیری سنے گی
اب کیا کروں جی کر ہے ہے علی اکبرؑ

جب کوئی جواں لاش نظر آتی ہے محشر
اک یاد سوئے کرب و بلا جاتی ہے محشر
دل کہتا ہے رو کر ہے ہے علی اکبرؑ

ناظم اسی نوحے سے تری یاد ہے زندہ
بخشیں گی تجھے حشر کے دن فاطمہؑ زہرا
پڑھنا سرِ محشر ہے ہے علی اکبرؑ

O

نوحہ

عاشور کا منظر ہے اور زینبؑ
کفار کا لشکر ہے اور زینبؑ

پھیلے ہوئے ہیں ہر سو ویرانیوں کو سائے
زینبؑ کی ایک جاں ہے کس کس کا غم اٹھائے
بیمار ہے لنگر ہے اور زینبؑ

اسباب لٹ چکا ہے خیمے بھی جل چکے ہیں
ظلم و ستم کے سورج آہوں میں ڈھل چکے ہیں
اک لاشۂ بے سر ہے اور زینبؑ

بھائی کی لاش رن میں عریاں پڑی ہوئی ہے
ہمشیر سر برہنہ بے آسرا کھڑی ہے
اب سوگ کی چادر ہے اور زینبؑ

نامحرموں کی نظریں پڑتی ہیں جب حرم پر
شرم و حیا سے زینبؑ بے چین ہر قدم پر
ہر گام اک نشتر ہے اور زینبؑ

نانا کی قبر چھوٹی ہائے وطن بھی چھوٹا
وہ گھر جو فاطمہؑ کا اب تک بسا ہوا تھا
اجڑا ہوا وہ گھر ہے اور زینبؑ

شعلے بھڑک رہے ہیں گلزارِ پنجتن میں
اہلِ حرم کے بازو باندھے ہیں اک رن میں
اسلام کا لشکر ہے اور زینبؑ

قاسم کی لاش دیکھی اکبرؑ کی لاش دیکھی
عباسؑ باوفا کی اصغرؑ کی لاش دیکھی
اب لاشِ برادر ہے اور زینبؑ

محشرؔ خلوصِ دل سے کر ذکر پنجتن کا
لکھ اپنے آنسوؤں سے نوحہ شہ زمن کا
پھر تیرا مقدر ہے اور زینبؑ
عاشور کا منظر ہے اور زینبؑ

نوحہ

اے علی اکبرؑ اے علی اکبرؑ

شبیہِ پیمبرؑ اکبرؑ ذبح بہ میدان

یہ سبطِ پیمبرؑ کی لیلیٰ کی کمائی ہے

کیا مادرِ اکبرؑ نے تقدیر یہ پائی ہے

خیموں میں بپا ماتم اے میرے جواں اکبرؑ ذبح بہ میدان

اکبرؑ تری شادی کا ارمان تھا خواہر کو

پوشاک شہانی وہ پہنائے برادر کو

خیموں میں بپا ماتم اے میرے جواں اکبرؑ ذبح بہ میدان

شہزادۂ اکبرؑ ہیں تصویرِ پیمبرؐ کی

ڈوبے نہ کہیں خوں میں تفسیر پیمبرؐ کی

خیموں میں بپا ماتم اے میرے جواں اکبرؑ ذبح بہ میدان

اکبرؑ نے دم رخصت جینے کی دعائیں لیں

اور کانپتے ہاتھوں سے زینبؑ نے بلائیں لیں

خیموں میں بپا ماتم اے میرے جواں اکبرؑ ذبح بہ میدان

بیٹا نہ کسی کا یوں مرجائے جوانی میں
ماتم کی صدائیں ہیں دریا کی روانی میں
خیموں میں بپا ماتم اے میرے جواں اکبرؑ ذبح بہ میدان

جو نازوں کا پالا ہے اٹھارہ برس والا
لیلیٰ کا دلارا ہے اٹھارہ برس والا
خیموں میں بپا ماتم اے میرے جواں اکبرؑ ذبح بہ میدان

سوچا بھی نہ تھا ماں نے یہ دن کبھی آئیگا
مرنے کے لئے اکبرؑ میدان میں جائے گا
خیموں میں بپا ماتم اے میرے جواں اکبرؑ ذبح بہ میدان

پھر کون بچائیگا کرتی تھیں بکا مادر
چھینے گا لعیں آکے جب سر سے مرے چادر
خیموں میں بپا ماتم اے میرے جواں اکبرؑ ذبح بہ میدان

پیری ہے نقاہت ہے اور سبطِ پیمبرؐ ہیں
فرزند کی میت ہے اور سبط پیمبرؐ ہیں
خیموں میں بپا ماتم اے میرے جواں اکبرؑ ذبح بہ میدان

مولاؑ کی عنایت ہے پڑھتا ہے نقیؔ نوحہ
ہمشکلِ پیمبرؐ کا شبیرؑ کو ہے پرسہ
خیموں میں بپا ماتم اے میرے جواں اکبرؑ ذبح بہ میدان

مل جائے جو اکبرؑ کی دہلیز مجھے محشرؔ
دن رات پڑھوں نوحہ یہ خاک پہ سر رکھ کر
خیموں میں بپا ماتم اے میرے جواں اکبرؑ ذبح بہ میدان

OOO

شبیہہ

منسوب یہ کلام ہے اکبرؑ کے باپ سے
لوں گا میں اس کا اجر رسالت مآب سے
مُہرِ نبوت ان کو نہ دی حق نے اس لئے
لازم تھا کچھ تو فرق رسالت مآب سے

نوحہ

تمام عالم میں آج ماتم حسینؑ بے کس ہو رہا ہے
علم گھروں میں سجے ہوئے ہیں دلوں میں فرشِ عزا بچھا ہے

سیاہ کپڑے سیاہ چادر غموں کی گرد و غبار سر پر
ہیں سوگواروں کے اشک جاری کہ بنتِ معصومہؑ بے ردا ہے

نہ چشمِ پُرنم ہو کیوں سوالی جلوس ہے ذوالجناح خالی
کہ میرا دُلدُل سوار مولاؑ زمینِ کربل پہ سو رہا ہے

علم میں مشکِ سکینہؑ دیکھو تو مومنو بس یہ کہہ کے رو لو
چچا بھتیجی میں کیا ہے نسبت وفائے عباسؑ کیا وفا ہے

نہ مار برچھی دلِ نبیؐ پر ابھی ہوئے ہیں جوان اکبرؑ
یہ قتل جس کو تو کر رہا ہے یہی تو ہمشکلِ مصطفیٰؐ ہے

مدینے والو خموش رہنا غریب زینبؑ سے کچھ نہ کہنا
بسا ہوا گھر جو لے گئی تھی وہ کربلا میں اُجڑ گیا ہے

حسینؑ ابنِ علیؑ کا بیٹا ہمارا رہبر ہمارا آقا،
جو مومنو کا امامؑ بھی ہے وہ آج بیمارِ کربلا ہے

گزر گئی ہیں ہزار صدیاں مگر ہے تازہ غمِ شہیداں
کہ جیسے کرب و بلا میں اب بھی نبی کا بیٹا تڑپ رہا ہے

نصیب ہو ہر برس محرم کریں غریب الوطن کا ماتم
ہم اہلِ ماتم کی اپنے رب سے یہ آرزو ہے یہی دعا ہے

ہمارا دل ہے ضریحِ مولا ہماری سانسوں میں آہِ زہراؑ
ہمارے آنسو ہیں آبِ زم زم ہماری آنکھوں میں علقمہ ہے

یہ بارگاہیں رہیں سلامت یونہیں کریں ہم عزا کی خدمت
اسی سے ہے زندگی ہماری یہی تو بخشش کا آسرا ہے

عزائے شبیرؑ ہے عبادت جنابِ زینبؑ کی امانت
یہ نوحہ تیرے قلم سے محشر جنابِ زہراؑ کی اک عطا ہے

نوحہ

ہوتے رہتے تھے جسے حُلّہ فردوس عطا
وہ شہنشاہِ زمن جس کو کفن بھی نہ ملا

وہ محمدؐ کا نواسہ وہ حسینؑ ابن علیؑ
گلشنِ فاطمہؑ زہراؑ کی وہ معصوم کلی
نام ہے پنجتن پاک میں با حرفِ جلی
حرمت دینِ خدا جس کی شہادت میں ڈھلی
وہ شہنشاہِ زمن جس کو کفن بھی نہ ملا

جھولا جبرئیلؑ نے بچپن میں جھلایا وہ حسینؑ
دوش پر جس کو پیمبرؐ نے بٹھایا وہ حسینؑ
جس پہ قرآن کے پاروں کا تھا سایہ وہ حسینؑ
پانی دل کھول کے دشمن کو پلایا وہ حسینؑ
ہائے اس بیکس و نادار کو پانی نہ ملا
وہ شہنشاہِ زمن جس کو کفن بھی نہ ملا

دشت میں گھیر لیا جس کو بلا کر مہماں
سامنے جس کے تڑپتا رہا اکبرؑ سا جواں

کھینچ لی جس نے جواں بیٹے کے سینے سے سناں
جس کے ہاتھوں پہ ہوا قتل پسر تشنہ دہاں
آخری ناصر و معصوم بھی جس کا نہ رہا
وہ شہنشاہِ زمن جس کو کفن بھی نہ ملا

خوب روتے ہیں جو اپنا کوئی مر جاتا ہے
لاشہ بے والی و وارث کا کفن پاتا ہے
اور ترس کھا کے اسے کوئی بھی دفناتا ہے
تعزیت کے لئے دشمن بھی چلا جاتا ہے
ہائے افسوس جگر گوشۂ محبوبؐ خدا
وہ شہنشاہِ زمن جس کو کفن بھی نہ ملا

ہائے پامال ہوئی لاشِ حسینؑ ابن علیؑ
بھائی کی لاش پہ معصوم بہن رو نہ سکی
لاش عریاں پہ لہو چشم فلک روتی تھی
کلمہ پڑھتے تھے پیمبرؐ کا اور ہنستے تھے شقی
لاش پر جمتی تھی خاک اور یہ دیتی تھی صدا
وہ شہنشاہِ زمن جس کو کفن بھی نہ ملا

پرچم حضرتِ عباسؑ اٹھانے والے
رہیں آباد عزا خانے سجانے والے

اور سلامت رہیں نوحوں کے سنانے والے
غمِ سرور میں ہیں جو اشک بہانے والے
فاطمہؑ زہراؑ انہیں خلد سے دیتی ہیں دعا
وہ شہنشاہِ زمن جس کو کفن بھی نہ ملا

ذکر مولاؑ میں قلم روک نہ اپنا محشرؔ
دیکھ زینبؑ کے نہیں سر پہ ابھی تک چادر
پرسہ دیتا رہے اشعار سے شہہ کو محشرؔ
رکھ تصور میں کہ ہے دشت میں لاش سرور
لاشِ عریاں کو اڑھاتا رہے نوحوں کی ردا
وہ شہنشاہِ زمن جس کو کفن بھی نہ ملا

OOO

خاکِ شفا

خدا کے ساتھ نبیؐ کی ثنا ضروری ہے
شجر کو جس طرح آب و ہوا ضروری ہے
نہ ہو فرشتوں کو پہچاننے میں دشواری
کفن میں اس لئے خاکِ شفا ضروری ہے

اشکِ عزا

زہراؑ کی امانت ہیں عزادار کے آنسو
نکلیں غمِ سرور میں جو غم خوار کے آنسو

○

سینے سے لگاتے تھے سکینہؑ کی نشانی
جب تیر لگا مشک چھدی بہہ گیا پانی
بہنے لگے عباسؑ علمدار کے آنسو

○

جاگے ہوئے ہوں سجدے میں یا جانماز

پڑتی تھی جب بھی آیۂ تطہیر پر نظر
رکتے ہی نہ تھے عابدِ بیمار کے آنسو

○

چالیس برس روتے رہے سیدِ سجادؑ
جاتی ہی نہ تھی شام کے دربار کی وہ یاد
بے پردہ حرم اور وہ دربار کے آنسو

○

اک دوسرے کے اشک ہر مغموم نے پونچھے
لیلیٰ کے آنسو زینبؑ و کلثومؑ نے پونچھے
پونچھے گا کون عابدِ بیمار کے آنسو

O

مرجھائی ہوئی شکل جب اصغرؑ نے دکھائی
ہونٹوں پہ زباں خشک جو پیاسے نے پھرائی
بے ساختہ بہنے لگے کفار کے آنسو

O

افسردہ پورے شہر میں ہر پیر و جواں تھا
ہر گھر میں مدینے کے عجب شورِ فغاں تھا
بہتے ہوں جس طرح در و دیوار کے آنسو

O

سجادؑ کی بے چارگی جس دن سے سنی ہے
آنکھوں پہ طاری ان کی غریب الوطنی ہے
دیکھے نہیں جاتے کسی لاچار کے آنسو

O

محشر کا نوحہ سن کے جو کرنے لگیں ماتم
سمجھو کہ تم سے شاد ہوئے سیدؑ عالم
مجلس میں نکل آئیں جو دو چار کے آنسو

OOO

زیارتی نوحہ

یارب ہر ایک کو یہ سعادت نصیب ہو
کرب و بلا کی سب کو زیارت نصیب ہو
اے شہہ کے عزادار چلو کربلا چلیں
یہ دل ہے بے قرار چلو کربلا چلیں

○

عباسؑ نامدار کے روضے پہ جائیں گے
جا کر وہاں سکینہؑ کا نوحہ سنائیں گے
دیکھیں گے وہ دیار چلو کربلا چلیں
اے شہہ کے عزادار چلو کربلا چلیں

○

جی کھول کر منائیں وہاں غم حسینؑ کا
نوحے سنائیں اور کریں گے ماتم حسینؑ کا
روئیں گے زار زار چلو کربلا چلیں
اے شہہ کے عزادار چلو کربلا چلیں

○

تر اپنے آنسوؤں سے کریں گے وہ ہم زمیں
کھا کر سناں گرے تھے جہاں اکبرؑ حزیں
سب ہوں گے اشکبار چلو کربلا چلیں

اے شبہ کے عزادار چلو کربلا چلیں
اہل حرم کے خیمے جلائے گئے جہاں
ماتم کریں گے آگ کے شعلوں پہ ہم وہاں
جانیں کریں نثار چلو کربلا چلیں
اے شبہ کے عزادار چلو کربلا چلیں

○

دشت بلا میں بانوئے دلگیر کی فغاں
اب بھی سنائی دیتی ہیں لیلٰی کی سسکیاں
آہوں کے ہیں حصار چلوکر بلا چلیں
اے شبہ کے عزادار چلو کربلا چلیں

○

چالیس سال گھٹتی رہیں جس میں سسکیاں
روتے تھے جس کے سائے میں سجادِ ناتواں
چومیں گے وہ جدار چلو کربلا چلیں
اے شبہ کے عزادار چلو کربلا چلیں

○

محشر بڑی بات کہ ہو شاعرِ حسینؑ
پھر تو کہیں گے لوگ تمہیں زائرِ حسینؑ
بڑھ جائے گا وقار چلو کربلا چلیں
اے شبہ کے عزادار چلو کربلا چلیں

○○○

نوحہ

کہتی ہے روحِ فاطمہؑ زہراؑ نہ چھوڑنا
عباسؑ میرے لعل کو تنہا نہ چھوڑنا

پالا ہے پیس پیس کے دن رات چکیاں
ہاتھوں پہ میرے آج بھی چھالوں کے ہیں نشاں
شبیرؑ کو زمیں پہ تڑپتا نہ چھوڑنا

بیٹا وہ تم ہو جس پہ پیمبرؐ کو ناز ہے
اور بازوؤں پہ فاتحِ خیبر کو ناز ہے
گھیریں اگر حسینؑ کو اعدا نہ چھوڑنا

مقتل میں جب اٹھائے گا کڑیل جواں کی لاش
ہوگا مرے حسینؑ کا دل غم سے پاش پاش
دینا درِ حسینؑ کا پہرا نہ چھوڑنا

جانا جو پانی لینے کو جاہ و حشم کے ساتھ
مشکِ سکینہؑ بھی ہو تمہارے علم کے ساتھ

چھ ماہ کے صغیر کو پیاسا نہ چھوڑنا

شاید کہ آ نہ جائے سکینہؑ فرات پر
اصغرؑ کے واسطے لئے کوزہ فرات پر

اب حشر تک فرات کا قبضہ نہ چھوڑنا

عباسؑ کے علم کا پھریرا ہے سائباں
محشرؔ خدا کے حکم سے گر بند ہو زباں

پڑھنا لحد میں شاہ کا نوحہ نہ چھوڑنا
عباسؑ میرے لعل کو تنہا نہ چھوڑنا

OOO

شکایت

ہر عبادت سے جو افضل ہوئی ضربت تیری
کس بلندی پہ بھلا ہوگی عبادت تیری
اور کسی کو تو نہیں کوئی شکایت تجھ سے
مشکلیں کرتی ہیں آپس میں شکایت تیری

سلام

پانی تھا بند پیاس کے مارے گواہ ہیں
سوکھے ہوئے لبوں کے کنارے گواہ ہیں

روتی ہے کس کے غم میں لہو چشمِ آسماں
کس خون پر شفق کے نظارے گواہ ہیں

حُرّ نے ٹہل ٹہل کے گزاری تمام رات
یہ آسماں یہ چاند یہ تارے گواہ ہیں

خونِ حسینؑ کیسے چھپائے گا یہ جہاں
پیشِ خدا یہ انبیاءؑ سارے گواہ ہیں

پیاسا شہید ہوگیا سقہ ترائی میں
بہتی ہوئی فرات کے دھارے گواہ ہیں

اِک بار منہ کو پھیر کے قاتل بھی رو دیا
مقتل میں بے زباں کے اشارے گواہ ہیں

قاسمؑ کی لاش رن میں ہوئی کیسے پائمال
اب تک کلامِ پاک کے پارے گواہ ہیں

محشرؔ غمِ حسینؑ ہے مقصودِ کائنات
روزِ جزا یہ اشک ہمارے گواہ ہیں

نوحہ

مسندِ غم بچھائی جاتی ہے
بزمِ ماتم سجائی جاتی ہے

یاد آتی ہے ایک ننھی لحد
جب بھی شمع جلائی جاتی ہے

کوئی بتلائے قید زنداں میں
کوئی تربت بنائی جاتی ہے

رن کو اکبرؑ چلے تو ماں نے کہا
عمر بھر کی کمائی جاتی ہے

کس کو گھیرے ہوئے ہیں اہلِ حرمؑ
کس کی منت بڑھائی جاتی ہے

اک ردا دے دو شاہ کو کبریٰؑ
لاشِ قاسمؑ اٹھائی جاتی ہے

جو نقاہت سے چل نہیں سکتا
اس کو بیڑی پنہائی جاتی ہے

بولیں زینبؑ اٹھو اٹھو عابدؑ
آگ گھر میں لگائی جاتی ہے

تیر گردن پہ کھالو اے اصغرؑ
پیاس یوں بھی بجھائی جاتی ہے

ذکرِ مولاؑ کا فیض ہے محشرؔ
تیری شہرت جو پائی جاتی ہے

OOO

پردہ

خونِ علی اصغرؑ ہے شبیرؑ کا چہرہ ہے
یہ پہلا تیمم ہے اور آخری سجدہ ہے
تقریر میں زینبؑ کی جو باپ کا لہجہ ہے
چہرے کی طرح یہ بھی آواز کا پردہ ہے

نوحہ

پکاریں شبانہ بلا کے مادر اٹھو سکینہؑ سحر ہوئی ہے
نہ روٹھو غمگین ماں سے دلبر اٹھو سکینہؑ سحر ہوئی ہے

اٹھو کہ عباسؑ آرہے ہیں وہ بھر کے مشکیزہ لا رہے ہیں
نہ ظلم ڈھائے گا کوئی تم پر اٹھو سکینہؑ سحر ہوئی ہے

نہ کوئی مارے گا تازیانے نہ آئے گا اب کوئی ستانے
نہ شمر لے گا تمہارے گوہر اٹھو سکینہؑ سحر ہوئی ہے

قفس میں یوں منہ نہ ہم سے موڑو رہو نہ خاموش کچھ تو بولو
نہ پاس اکبرؑ ہیں اور نہ اصغرؑ اٹھو سکینہؑ سحر ہوئی ہے

نہ کمسنی میں سکون پایا اٹھا ہے سر سے پدر کا سایہ
نہ جانے کیسا تھا یہ مقدر اٹھو سکینہؑ سحر ہوئی ہے

تڑپ کے تنہا میں اب نہ رونا پدر کے سینے پہ جاکے سونا
بلانے آئے ہیں تم کو سرورؑ اٹھو سکینہؑ سحر ہوئی ہے

نہ لڑکھڑاؤ گی راستوں میں رسن بندھے گی نہ بازوؤں میں
نہ سر برہنہ پھروگی در در اٹھو سکینہؑ سحر ہوئی ہے

پدر سے تم کو چھڑانے والے اور ہم کو در در پھرانے والے
نہ بخشے جائیں گے روزِ محشر اٹھو سکینہؑ سحر ہوئی ہے

نوحہ

صغرا کہتی تھیں بھرے گھر کی خدا خیر کرے
دشت میں سبطِ پیمبرؐ کی خدا خیر کرے

رات کو خواب میں تپتا ہوا صحرا دیکھا
پیاسے گھر والے ہیں بہتا ہوا دریا دیکھا
پسرِ ساقیِ کوثر کی خدا خیر کرے

تیر کی زد پہ نظر آیا ہے قرآن مجھے
ایک گہوارہ نظر آیا ہے ویران مجھے
میرے ننھے علیؑ اصغر خدا کیر کرے

غمزدہ فاطمہؑ زہرا کو علیؑ کو دیکھا
خواب میں روتے ہوئے میں نے نبیؐ کو دیکھا
میرے بھیا علیؑ اکبر کی خدا خیر کرے

پڑ گیا آیۂ تطہیر کی حرمت میں شگاف
کبھی اٹھتا ہے کبھی گرتا ہے کعبے کا غلاف
بنتِ زہرا تری چادر کی خدا خیر کرے

العطش کہتا نظر آتا ہے بچّہ بچّہ
ڈگمگاتے ہوئے شبیرؑ کا پرچم دیکھا
چچا عباسؑ دلاور کی خدا خیر کرے

مجھ کو بابا نظر آتے ہیں اکیلے رن میں
اور ہیں خون میں ڈوبے ہوئے لاشے رن میں
ہے دعا شاہ کے لشکر کی خدا خیر کرے

خیریت بھیجی نہ بابا نے مجھے خط لکھا
یہ نہ سوچا کہ اکیلی ہے وطن میں صغرا
پھر سے آباد ہو اس گھر کی خدا خیر کرے

رکھ قلم ہاتھ سے اور بس یہ دعا کر محشر
شاتمِ آلِ نبیؐ رسوا ہوں یارب دَر دَر
حُرمتِ آلِ پیمبرؐ کی خدا خیر کرے

نوحہ

علم سجا کے کسی بے ردا کو یاد کرو
بچھا کے فرشِ عزا فاطمہؑ کو یاد کرو

خدا کے دیں پہ ہے احساں علیؑ کی ضربت کا
وجود ورنہ نہ ہوتا کہیں عبادت کا
نہ ہوتا تذکرہ قرآن اور سنت کا
خدارا نفسِ رسولِ خدا کو یاد کرو
بچھا کے فرشِ عزا فاطمہؑ کو یاد کرو

اگر نہ ہوتا زمانے میں سجدۂ شبیرؑ
زباں پہ آج نہ ہوتا یہ نعرۂ تکبیر
کلامِ پاک کی ہوتی نہ آج تک تفسیر
مقامِ سجدۂ شاہِ ہدا کو یاد کرو
بچھا کے فرشِ عزا فاطمہؑ کو یاد کرو

جو ہیں علم کے پھریرے میں آج یہ لہریں
دکھائی دیتی ہیں مجھ کو فرات کی موجیں
جو آئیں مشکِ سکینہؑ کے ساتھ کچھ یادیں
بہاؤ اشک اور اِک باوفا کو یاد کرو
بچھا کے ہیں فرشِ عزا فاطمہؑ کو یاد کرو

روانہ خیمے سے جس دم ہوئے علیؑ اکبرؑ
پچھاڑیں کھاتی تھی غمزدہ مادرؑ
تسلی دیتے تھے لیلیٰؑ کو کہہ کے یہ سرورؑ

دعائے خیر کرو مصطفیٰؐ کو یاد کرو
بچھا کے فرشِ عزا فاطمہؑ کو یاد کرو

سفر میں چلتے ہوئے تھک گئے جب اہلِ حرم
گراں تھا پیاسی سکینہؑ کو ایک ایک قدم
صدائیں دیتا تھا نیزے پہ فرقِ شاہِ امم
خدا خدا کرو مشکل کشا کو یاد کرو
بچھا کے فرشِ عزا فاطمہؑ کو یاد کرو

اگر اسیر کرے تم کو بے خطا کوئی
نجات کا نہ ملے تم کو راستہ کوئی
خدانخواستہ چھینے اگر ردا کوئی
تو اہلِ بیت کے صبر رضا کو یاد کرو
بچھا کے فرشِ عزا فاطمہؑ کو یاد کرو

وطن سے چھٹ کے جو اہلِ وطن کی یاد آئے
دیارِ غیر میں اپنے چمن کی یاد آئے
کسی شہید کی اور بے کفن کی یاد آئے
مدینے والوں کو اور کربلا کو یاد کرو
بچھا کے فرشِ عزا فاطمہؑ کو یاد کرو

ہے اس لیے مجھے جنت کی آرزو محشر
سناؤں فاطمہؑ زہراؑ کو نوحے کہہ کہہ کر
کہیں یہ جن و ملائک سے ساقیٔ کوثر
حسینؑ حسینؑ کرو کربلا کو یاد کرو
بچھا کے فرشِ عزا فاطمہؑ کو یاد کرو

فریادِ زینبؑ

زینبؑ یہ بکا آج بھی کرتی ہیں کھلے سر......فریاد ہے بابا
یا عقدہ کشا شیرِ خداؑ فاتحِ خیبر ...... فریاد ہے بابا

اس غم سے پھٹا جاتا ہے سینے میں کلیجہ ...... ہے کون سہارا
شبیرؑ سالاؤں کی کہاں سے میں برادر ...... فریاد ہے بابا

ٹوٹا نہ فلک شق نہ ہوئی ہائے زمیں بھی......رو رو کے دعا کی
جب سر سے لعینوں نے مرے چھین لی چادر......فریاد ہے بابا

بابا مجھے اب کوئی نہ پہچان سکے گا ...... یہ حال ہے میرا
کچھ اتنے ستم ڈھائے ہیں تقدیر نے مجھ پر......فریاد ہے بابا

پیوست ہوا سینے میں اس طرح سے نیزہ ...... کھنچ آیا کلیجہ
اور خون میں تڑپا کیا ہم شکلِ پیمبر ......فریاد ہے بابا

کونین کے دریا ہوں لکھے جس کے مہر میں......اور آٹھ پہر
میں
اولاد کو اس کی نہ ہو اک بوند میسر ...... فریاد ہے بابا

پامال ہوا قاسمؑ نوشاہ کا لاشہ ...... بیوہ ہوئی کبریٰ
مہندی بھرے ہاتھوں کو دلہن رہ گئی مل کر......فریاد ہے بابا

لے کر میں علمدارؑ کے دو دست بریدہ......اور خوں بھرا کرتا
آؤں گی یہ کہتی ہوئی باباؑ سرِ محشر......فریاد ہے بابا

نوحہ

ہے اکیلی بے بس ولاچار زینبؑ کیا کرے
کون ہے اب مونس وغم خوار زینبؑ کیا کرے

اس طرح سے لڑکھڑاتے ہیں قدم سجاد کے
جیسے ہو گرتی ہوئی دیوار زینبؑ کیا کرے

اک قدم اٹھتا نہیں ہے عابدؑ بیمار سے
قافلہ چلنے کو ہے تیار زینبؑ کیا کرے

دے دیئے بھائی بھتیجے بیٹے حق کی راہ میں
اس سے بڑھ کے اور اب ایثار زینبؑ کیا کرے

ہچکیاں زنداں میں لیتی ہے سکینہؑ باربار
زندگی کے اب نہیں آثار زینبؑ کیا کرے

شام تک جانا ہے اور سجادؑ کی حالت ہے غیر
خود بنے گی قافلہ سالار زینبؑ کیا کرے

وقتِ مشکل ہے مدد فرمایئے مشکل کشاء
آیئے یاحیدرِؑ کرار زینبؑ کیا کرے

سر برہنہ پابرہنہ ہاتھ رسی سے بندھے
کس طرح جائے سرِ بازار زینبؑ کیا کرے

جل رہے ہیں شہ کے خیمے ہر طرف کہرام ہے
ہے غم و اندوہ سے دوچار زینبؑ کیا کرے

خاک پر ہے لاشِ عریاں اور تن پر سر نہیں
چہرۂ شبیرؑ کا دیدار زینبؑ کیا کرے

بے بسی زینبؑ کی محشرؔ اس سے ہوتی ہے عیاں
لکھ رہا ہے یہ قلم ہر بار زینبؑ کیا کرے

OOO

عزاداری کا تحفظ اس کا فروغ عزاداروں کی
مذہبی اور قومی ذمہ داری ہے

نوحہ

بے ردائی شام کا بازار زینبؑ کیا کرے
سر اٹھانا بھی ہے اب دشوار زینبؑ کیا کرے

تین دن کے تشنہ لب اک روز میں مارے گئے
لٹ گیا کیسا بھرا گھر بار زینبؑ کیا کرے

ہائے صد افسوس بے چادر ہیں سب اہلِ حرم
شا ں سے ہے بھرا دربار زینبؑ کیا کرے

راستے کوفے کے ہیں اور شام کا بازار ہے
ہر قدم ہے ظلم کی دیوار زینبؑ کیا کرے

کیا کہے گی اُن سے جب پوچھیں گے سب اہلِ وطن
لٹ گئی شبیرؑ کی سرکار زینبؑ کیا کرے

گھر گئی ہے نرغۂ اعدا میں بنتِ سیدہؑ
آئیے یا حیدرِ کرار زینبؑ کیا کرے

کون ہے کس سے کرے فریاد اب کوئی نہیں
ہوگئی ہے کس قدر لاچار زینبؑ کیا کرے

آگ خیموں میں لگی ہے اور زینبؑ مضطرب
ہوش میں آتا نہیں بیمار زینبؑ کیا کرے

مانگتا ہے تو حسینؑ ابنِ علیؑ کے نام پر
پھر بھلا محشر تجھے انکار زینبؑ کیا کرے

نوحہ

کہتی تھی شہہ کی خواہر میں شام جا رہی ہوں

بھیا نہ چھین لیتے سر سے ردا جو اعدا
عریاں پڑا نہ رہتا رن میں تمہارا لاشہ
میں ڈال دیتی چادر میں شام جا رہی ہوں

بھیا عدو نے سارے خیمے جلا دیئے ہیں
ہم آسماں کے نیچے بے آسرا پڑے ہیں
گھیرے ہوئے ہے لشکر میں شام جا رہی ہوں

کن راستوں سے جانے لے جائیں ہم کو اعدا
اللہ جانے کیسا کتنا کٹھن ہو رستہ
چادر نہیں ہے سر پر میں شام جا رہی ہوں

شامِ غریباں آئی ہر سمت ہے اندھیرا
ہوگا نہ زندگی بھر تقدیر میں سویرا
پھرنا ہے اب تو در در شام میں جا رہی ہوں

جو سر رہا ہمیشہ آغوشِ فاطمہؑ میں
وہ سر خوں میں غلطاں اور خاکِ کربلا میں
مرا بردار میں شام جا رہی ہوں

کر دے شگاف یا رب اس ارضِ نینوا میں
بھائی کے ساتھ میں بھی ہوں دفن کربلا میں
کیسے جیئے گی مضطر میں شام جا رہی ہوں

اے بے کفن بردار تم کو سلام میرا
مظلوم لاشِ بے سر تم کو سلام میرا
چھوڑا تمہیں خدا پر میں شام جا رہی ہوں

جب آئے یاد تم کو اجڑا ہوا گھرانا
بے کسوں کا گھر میں فرشِ عزا بچھانا
پڑھنا یہ نوحہ محشر میں شام جا رہی ہوں
OOO

تمنا

یارب دلِ مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
جو الفتِ حیدرؑ میں ایمان کو گرما دے
اللہ کی مرضی معلوم نہیں محشر
اس ذکر کے بدلے میں اللہ مجھے کیا دے

نوحہ

حرم کے بین تھے اہلِ جفا لوٹ لیا
مدینے والو ہمیں کربلا لوٹ لیا

گلے پہ سبطِ پیمبرؐ کے چل گیا خنجر
ہوا دشت میں پامال لاکھلے سرور
پنہایا عابدؑ مضطر کو آہنی لنگر
جلا کے خیمے ہمیں اشقیا لوٹ لیا
مدینے والو ہمیں کربلا لوٹ لیا
پدر کے ہاتھوں پہ مارے گئے علیؑ اصغرؑ
شہید ہو گئے مقتل میں قاسمِ مضطر
گئے جہان سے کھا کر سناں علیؑ اکبرؑ
شبابِ اکبرؑ مہ رو قضا لوٹ لیا
مدینے والو ہمیں کربلا لوٹ لیا

لبِ فرات بھی ہم تین دن رہے پیاسے
پڑے تھے پیاس کی شدت سے حلق میں کانٹے
بغیرِ آب تڑپتے تھے خاک پر بچے
بلا کے میہماں اہلِ دغا نے لوٹ لیا
مدینے والو ہمیں کربلا نے لوٹ لیا

لٹا کے آئے ہیں پردیس میں بھرا ہوا گھر
پھرایا ہم کو لعینوں نے بے ردا در در
وہ کون سا تھا ستم جو نہیں ہوا ہم پر
ہمارے کنبے کو اہلِ جفا نے لوٹ لیا
مدینے والو ہمیں کربلا نے لوٹ لیا

سکینہ شام کے زنداں میں مر گئی لوگو
پدر کی یاد میں جاں سے گزر گئی لوگو
اداس سارے زمانے کو کر گئی لوگو
چمن ہمارا ستم کی گھٹا نے لوٹ لیا
مدینے والو ہمیں کربلا نے لوٹ لیا

حرم کے بین سے ہلتی تھی قبرِ پیغمبر
تڑپ کے فاطمہ صغرا بھی آگئیں در پر
مدینے والوں میں اک شور تھا بپا محشر
صدا جو آئی ہمیں کربلا نے لوٹ لیا
مدینے والو ہمیں کربلا نے لوٹ لیا

نوحہ
(درحالِ جنابِ سکینہؑ)

اب شامِ غریباں سے کدھر جائے سکینہؑ
مقتل میں بھلا کیسے اماں پائے سکینہؑ

درے ہیں طمانچے ہیں اسیری ہے رسن ہے
یہ داغِ مظالم کسے دکھلائے سکینہؑ

اس گنجِ شہیداں میں کسے ڈھونڈ رہی ہے
مقتل کے اندھیروں میں نہ کھو جائے سکینہؑ

لاشوں میں یہ اک لاشۂ بے سر نے صدا دی
اک بار مرے سینے سے لگ جائے سکینہؑ

بن باپ کے آتا ہی نہیں چین کسی پل
کیسے دلِ غمگین کو بہلائے سکینہؑ

پھر دپ و اندھیروں کے سوا کچھ نہیں رہتا
سر پر ہوں   کے اگر سائے سکینہؑ

شق ہو گی زمیں عرش بریں ٹوٹ پڑے گا
کہہ دے کوئی بالوں کو نہ بکھرائے سکینہؑ

اس نازوں کی پالی کا نہیں پوچھنے والا
جو گزرے مصائب کے بتلائے سکینہؑ

لوٹی نہ وطن باپ کی صورت بھی نہ دیکھی
گھٹ گھٹ کے رہی دل میں تمنائے سکینہؑ

چھ سال تلک نوحے کہوں میں اسی در پر
محشر مجھے روضے پہ جو بلوائے سکینہؑ

OOO

نوحہ

ابھی تک آرہی یہ صدا گورِ غریباں سے
مری پیاسی سکینہؑ کو بلادے کوئی زنداں سے

سکینہؑ کی یہ ضد تھی باپ مقتل میں نہیں جائے
کبھی قدموں سے لپٹی اور کبھی مولا کے داماں سے

جواں بیٹے نے جب مانگا ہے پانی آکے خیمے میں
جھکا کے سر کو اپنے ہوگئے مولا پشیماں سے

کہا زینبؑ بھیا خیر سے تو ہیں علی اکبرؑ
درِ خیمہ سے جب دیکھا کہ ہیں مولا پریشاں سے

ربابؑ خستہ دل رو رو کے کہتی تھیں علی اصغرؑ
مری آغوش میں آجاؤ اے بیٹا بیاباں سے

مخاطب لشکرِ اعداد سے ہو کے شہؑ فرمایا
سلوک ایسا کبھی کرتا ہے کوئی کیا اپنے مہماں سے

علی اکبرؑ کی مجھ کو قاسمؑ و کبریٰ کی یاد آئی
گذر جب اتفاقاً ہو گیا میرا گلستاں سے

جنابِ فاطمہؑ رو رو کے دیتی ہیں دعا ہم کو
غمِ سرورؑ میں جب بہتے ہیں آنسو چشمِ گریاں سے

خطا کیا ہو گئی اس مادرِ لاچار سے بیٹا
علی اصغرؑ گئے ہو روٹھ کر کیوں اس طرح ماں سے

ترے نوحوں سے یوں محسوس ہوتا ہے ہمیں محشر
کہ جیسے آیتیں کوئی سنائے پڑھ کے قرآں سے

OOO

قطعہ

الٰہی آئے کبھی یہ خبر مدینے سے
بلاوا آیا ہے محشر کے گھر مدینے سے
کرے جو قتل کوئی مجھ کو اس طرح سے کرے
نجف سے جسم ملے اور سر مدینے سے

نوحہ

بولیں لیلیٰ چھوڑ کے جاتے ہو اے دلبر کہاں
پائے گی بیٹا یہ ماں تم سا علیؑ اکبرؑ کہاں

ہیں تمہارے ساتھ اٹھارہ برس کی محنتیں
چین پائے گی بھلا تیرے بنا مادر کہاں

زیر کس کو کرو گے تم کہاں تک جنگ میں
ایک تنہا تم ہو اور کفار کا لشکر کہاں

چھین کر دریا کہا عباسؑ نے کفار سے
تم نے دیکھے ہیں ابھی شمشیر کے جوہر کہاں

تربتِ بے شیر پر رو رو کے کہتی تھیں رباب
کون ہے اپنا یہاں سے جاؤں میں اٹھ کر کہاں

کر کے اصغرؑ مادرِ غمگین کی نیندیں حرام
سو رہے ہو چین سے تم قبر کے اندر کہاں

نہاں سینے میں قلبِ فاطمہؑ روحِ رسولؐ
اے لعیں بیٹھا ہوا سینۂ شہؑ پر کہاں

تیر جب نکلا کماں سے ہل گئے سینوں میں دل
تیرِ سہ پہلو کہاں اور گردنِ اصغرؑ کہاں

تو ہی خود انصاف کر اے سر زمینِ کربلا
حلقِ شاہِ دیں کہاں اور شمر کا خنجر کہاں

زینبؑ بیکس محشر رو کے ہندہ سے کہا
کچھ نہ پوچھو چھین لی کس مری چادر کہاں

OOO

نامِ محمدؐ

محفلِ میلاد میں میرا بلاوا آگیا
جنت الفردوس جا کا اجازہ آگیا
جب ذرا میں لیا نامِ محمدؐ ایکبار
یاد فوراً مجھ کو چودہ کا پہاڑا آگیا

نوحہ

لاش پر کہتی تھی مادر اے سکینہؑ گھر چلو
منتظر گھر میں خواہر اے سکینہؑ گھر چلو

O

قاسمؑ و عونؑ و محمدؑ دشت میں مارے گئے
کیسے کیسے موت کی آغوشؑ میں پیارے گئے
ہوگیا خالی بھرا گھر اے سکینہؑ گھر چلو

O

کون ہے کس کے سہارے اب کٹے گی زندگی
کھا گئی شام غریباں میرے گھر کی روشنی
اب نہ اصغرؑ ہیں نہ اکبرؑ اے سکینہؑ گھر چلو

O

اٹھو بیٹا قید سے حکم رہائی مل گیا
اب نہ بازاروں میں لے جائے گا کوئی بے ردا
اوڑھنے کو اب ہے چادر اے سکینہؑ گھر چلو

O

اب نہ باندھے گا کوئی ننھے گلے میں ریسماں
غمزدہ ماں سے نہ روٹھو اس طرح سے میری جاں
اور دلوا دوں گی گوہر اے سکینہؑ گھر چلو

O

اب وطن ہم جا رہے ہیں چھٹ کے قیدِ شام سے
لے کے جائیں گے عماری میں تمہیں آرام سے
خاک کا ہوگا نہ بستر اے سکینہؑ گھر چلو

O

غمزدہ اہلِ حرم کو مل کے پرسہ دیجئے
جب بھی تابوتِ سکینہؑ کو سہارا دیجئے
پڑھئے بس نوحہ یہ محشرؔ اے سکینہؑ گھر چلو

OOO

شمعِ ہدایت

اذان ہے مصطفیٰؐ اور مرتضیٰؑ میری اقامت ہے
یہی مذہب ہے میرا اور یہی میری عبادت ہے
ذرا دیکھو مسلمانوں کو یہ کیسی عقیدت ہے
جلایا اس لئے قرآں کہ یہ شمعِ ہدایت ہے

نوحہ

فرماتے تھے بیمار میں کیسے بھلا دوں
وہ شام کا بازار میں کیسے بھلا دوں

O

ہے یاد مجھے کوفہ ماں بہنیں تھیں بے پردہ
سر ننگے رسن ربستہ وہ اجڑا ہوا کنبہ
میں قافلہ سالار میں کیسے بھلا دوں

O

سر نیزے پہ سرورؑ کا قاسمؑ سے گل تر کا
سر اکبرؑ و اصغرؑ کا عباسؑ دلاور کا
ہنستے تھے جفا کار میں کیسے بھلا دوں

O

رکتا تھا جو میں تھک کر ہوتا تھا ستم مجھ پر
پاؤں میں مرے لنگر کیا شرم کا تھا منظر
زنجیر کی جھنکار میں کیسے بھلا دوں

O

جن لوگوں نے زہراؑ کا دروازہ جلایا تھا
اسباب مرا لوٹا خیموں کا جلا ڈالا
امت کا وہ کردار میں کیسے بھلا دوں

O

دربار میں نام آیا جب زینبؑ مضطر کا
وہ دل پہ ستم ٹوٹا سر اٹھتا نہ تھا میرا

بے دینوں کا دربار میں کیسے بھلا دوں

O

احمدؐ کا نواسہ تھا زہراؑ کا دلارا تھا
جو نازوں کا پالا تھا وہ دشت میں پیاسا تھا
قتلِ شہہؑ ابرار میں کیسے بھلا دوں

O

چھ ماہ کا اصغرؑ تھا جو میرا برادر تھا
جو تیر کی زد پر تھا اور سامنے لشکر تھا
تیروں کی وہ بوچھار میں کیسے بھلا دوں

O

تیغوں کی وہ جھنکاریں فوجوں کی وہ یلغاریں
وہ ظلم کی تلواریں وہ خون کی بوچھاریں
لاشوں کے وہ انبار میں کیسے بھلا دوں

O

پاؤں کی وہ زنجیریں وہ خون کی تحریریں
آہوں کی وہ تکبیریں وہ شمر کی تعزیریں
دُرّوں کے وہ آزار میں کیسے بھلا دوں

O

محشر کا قلم اکثر چلتا جو رک رک کر
یاد آتا ہے وہ منظر کہتا ہے قلم رو کر
بیمارؑ کی رفتار میں کیسے بھلا دوں

OOO

نوحہ

لکھا صغرا نے خط میں آئیں گے کب لوٹ کر بابا
لگی رہتی ہے در پہ ہر گھڑی میری نظر بابا

نقاہت اور بیماری سے دم گھٹتا ہے سینے میں
بڑی مشکل سے اب ہوتا ہے سانسوں کا گزر بابا

بہت ہی یاد آتے ہیں مجھے بھیا علی اکبرؑ
بغیر ان کے بہت ویران لگتا ہے یہ گھر بابا

کیا تھا جلد لوٹ آنے کا وعدہ آپ نے مجھ سے
نہ اپنی خیریت لکھی نہ لی میری خبر بابا

بھرا رہتا تھا جو گھر آپ لوگوں سے وہ ویراں ہے
مرے گھر کو نہ جانے لگ گئی کس کی نظر بابا

نہ بستی کا پتا کوئی نہ منزل کا نشاں کوئی
بھلا یوں بھی کوئی کرتا ہے دنیا میں سفر بابا

میں دن بھر چونکتی رہتی ہوں ہر آہٹ پہ اے مولاؐ
میں رو رو کر دعائیں مانگتی ہوں رات بھر بابا

یہی ہے آرزو اک بار دیکھیں سب کو جی بھر کے
بہت ہی رہ گئی ہے زندگی اب مختصر بابا

نہ مجھ کو نیند آتی ہے نہ مجھ کو موت آتی ہے
سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ میں جاؤں کدھر بابا

بنایا ہے مرے اس خط کو محشرؔ نے مرا نوحہ
دکھا دیکھو اسے روضے کو اپنے اک نظر بابا

O

آغوشِ دُعا

خواہش میری تڑپتی ہیں دعا کی گود میں
رحمتوں کا منتظر ہوں التجا کی گود میں
آپ کو بس آیۂ تطہیر آتی ہے نظر
پورا ہی قرآن ہے اہلِ کساء کی گود میں

نوحہ

کرتی تھیں یہ رو رو کے بیاں شاہ کی ہمشیر — واویلا واحسرتا حسینؑ
ہوگئی بن بھائی کے اب زینبؑ دل گیر — واویلا واحسرتا حسینؑ

میرے غریب الوطن اے مرے تشنہ دہن
ہائے ترے سوکھے گلے پہ چلی شمشیر — واویلا واحسرتا حسینؑ

خالی بھرا گھر ہوا چھن گئی سر سے ردا
کیا جانے دکھائے گی مجھے کیا مری تقدیر — واویلا واحسرتا حسینؑ

ہائے یہ بازار شام اور یہ دربار عام
اور بے ردا ہیں وارثانِ چادر تطہیر — واویلا واحسرتا حسینؑ

پھرتے نہ در در حرم اعدا نہ کرتے ستم
عباسؑ اگر ہوتے تو کرتے کوئی تدبیر — واویلا واحسرتا حسینؑ

ہائے شبہ کربلا دل پہ گذرتی تھی کیا
مارا گیا تیر سے جب اصغرؑ بے شیر — واویلا واحسرتا حسینؑ

رن کو چلے جب حسینؑ تھا حرم میں شور و شین
اب لوٹ کے مقتل سے نہیں آئیں گے شبیرؑ — واویلا واحسرتا حسینؑ

دل میں ہے پیاسوں کا غم آنکھ غم شبہ میں نم
کردے مرے ہونٹوں پہ محشر کوئی تحریر — واویلا واحسرتا حسینؑ

نوحہ

لاکھوں سلام آلِ پیمبرؑ کے نام پر
کرب و بلا کے پیاسے بہتر کے نام پر

ننھے گلے پہ جس کے چلا تیر حرملہ
سینے سے جس کے نیزہ جگر تک اتر گیا
اصغرؑ کے نام پر علی اکبرؑ کے نام پر
لاکھوں سلام آلِ پیمبرؑ کے نام پر

فوجِ عدو میں تنہا جو سینہ سپر گیا
پیاسا جو تین روز کا ساحل پہ مر گیا
شیر خدا کے شیر دلاور کے نام پر
لاکھوں سلام آلِ پیمبرؑ کے نام پر

جس کا چچا نہ لوٹ کے آیا فرات سے
جو پھر نہ مل سکی شہہ عالی صفات سے
پھٹتا ہے دل حسینؑ کی دختر کے نام پر
لاکھوں سلام آلِ پیمبرؑ کے نام پر

گھوڑوں سے جس کی لاش بھی پامال ہو گئی
مقتل سے جس کی لاش نہ خیمے میں آ سکی
کیوں کر نہ روئیں قاسمِ مضطر کے نام پر
لاکھوں سلام آلِ پیمبرؑ کے نام پر

زخموں سے چور چور تھا جو فاطمہؑ کا لعل
لاشے اٹھا اٹھا کے جو مقتل میں تھا نڈھال
بے کس حسینؑ کشتۂ خنجر کے نام پر
لاکھوں سلام آلِ پیمبرؐ کے نام پر

ضعف و عطش سے جس کو نہ خود اپنا ہوش تھا
زنجیر سے جو جکڑا تھا سالار قافلہ
الشام کہہ کے روتا تھا چادر کے نام پر
لاکھوں سلام آلِ پیمبرؐ کے نام پر

آلِ نبیؐ کے نام پہ محشر درود بھیج
انصار شاہ دیں پہ بہتر درود بھیج
جب یاد آئے ان کی یہ کہہ کر درود بھیج
لاکھوں سلام آلِ پیمبرؐ کے نام پر

OOO

شبیرؑ

راہِ اسلام میں ہستی کو مٹا کر شبیرؑ
ہو گئے اور بھی دنیا میں اُجاگر شبیرؑ
آئینہ بندی ہے یوں کرب و بلا میں حق کی
جس طرف دیکھا نظر آئے بہتر (۷۲) شبیرؑ

نوحہ

کھینچی سناں جو شبہؑ نے دلِ ناتواں کے ساتھ
اکبرؑ کا دل بھی آ گیا کھنچ کر سناں کے ساتھ

ٹکرا کے سر کو جھولے سے کہتی تھیں یہ ربابؑ
مجھ کو بھی دفن کر دو مرے بے زباں کے ساتھ

لیلیٰ کی حسرتوں کا گلستاں اجڑ گیا
رہتی ہیں اس لئے یہ بہاریں خزاں کے ساتھ

رہ رہ کے کیوں نہ آئیں گے طوفاں جگہ جگہ
اصغرؑ کا خون بھی تو ہے آبِ رواں کے ساتھ

باندھی گئی تھی گردنِ حیدرؑ میں جو کبھی
باندھے گئے حرم بھی اسی ریسماں کے ساتھ

دیتا ہے خود خدا بھی تو پرسہ رسولؐ کو
اکبرؑ کا نام اس لئے رکھا اذاں کے ساتھ

جھکتے نہیں ہیں اس لیے سینہ زنی سے ہم
زہراؑ کی ہیں دعائیں ہر اک نوجواں کے ساتھ

نرغے میں گھر کے کہتے تھے اعدا سے یہ حسینؑ
ہوتا ہے کیا سلوک یہی میہماں کے ساتھ

اک آہ بھر کے دے دی اجازت حسینؑ نے
تعویذ لے کے آ گئے قاسمؑ جو ماں کے ساتھ

قرآں غمِ حسینؑ کا دل میں لئے ہوئے
محشر گذر رہا ہوں غمِ دو جہاں کے ساتھ

OOO

ذاتِ علیؑ

کھیلنا بچوں کا فطرت کا تقاضہ کہیے
اور علیؑ کے لئے اژدر کو کھلونا کہیے
ایک ہے ذاتِ علیؑ اور ہزاروں پہلو
ناطقہ سر بہ گریباں ہے اسے کیا کہیے

نوحہ

ہے دعا فاطمہؑ زہراؑ کی عزاداروں کو
دے خدا حوصلہ عباسؑ کے غم خواروں کو

آئے جب ماہ محرم تو ہو گھر گھر ماتم
پرچموں ہی سے سجایا کرو دیواروں کو

بولیں لیلیٰؑ کہ اجڑنے کو ہے اب گھر میرا
تن پہ اکبرؑ جو سجانے لگے ہتھیاروں کو

تین دن پیاس سے بیتاب رہی آلِ رسولؐ
نہ ترس آیا غریبوں پہ ستم گاروں کو

خاک پر لاشے، شہیدوں کے لرز جاتے تھے
دی صدا اہلِ حرم نے جو مددگاروں کو

حالِ سجادؑ پہ رہ رہ کے یہ آتا ہے خیال
کیا رسن بستہ کیا جاتا ہے بیماروں کو
طوق گردن میں ہو اور آہنی زنجیریں ہوں
اس طرح دیکھا نہیں قافلہ سالاروں کو

کربلا والے اسیروںؑ کا ہے آنے کو جلوس
شام و کوفہ میں سجایا گیا بازاروں کو

شہ کا ماتم ہو یوں ہی اٹھتا رہے یوں ہی علَم
سیّدہ کی یہ وصیت ہے عزاداروں کو

کیوں پریشان ہے تو روزِ جزا سے محشر
بخشوائیں گے علمدارؑ گنہگاروں کو

OOO

الوداع

اے غریب الوطن الوداع الوداع
لاشۂ بے کفن الوداع الوداع

سامنے جب بھی پانی کا جام آئے گا
لب پہ بے ساختہ تیرا نام آئے گا
پیاسے شاہِ زمن الوداع الوداع

لے کے آئی ہے زینبؑ پیام آخری
لیجئے اٹھ کے مولاؑ سلام آخری
جارہی ہے بہن الوداع الوداع

بنتِ حیدرؑ ترے بازوؤں کے نشاں
تا قیامت رہیں گے دلوں میں نہاں
اے اسیرِ رسن الوداع الوداع

میرے آنسو ہیں صدقے تری پیاس پر
ہے سلام ہم غریبوں کا عباسؑ پر
دستِ خیبر شکن الوداع الوداع

لے گیا شمر کانوں سے دُر چھین کر
پیشِ خدمت ہیں یہ آنسوؤں کے گہر
بنتِ شاہ زمن الوداع الوداع

ننھے جھولے پہ جب بھی پڑے گی نظر
تیر سا اک چلے گا مرے قلب پر
میرے غنچہ دہن الوداع الوداع

اب تو آزاد ہیں پاؤں زنجیر سے
آکے مل لو گے قبرِ شبیرؑ سے
عابدِؑ خستہ تن الوداع الوداع

خوں میں سہرے کی ڈوبی ہوئی ہر لڑی
صبح دم کھل کے کہتی ہے یہ ہر کلی
ایک شب کی دُلہن الوداع الوداع

ہم نہ جی بھر کے ماتم بپا کرسکے
حق تمہارا نہ مولاؑ ادا کرسکے
میرے شاہِ زمن الوداع الوداع

کر ادب سے شہیدوں کو محشر سلام
لشکرِ دینِ حق پر بہتر (۷۲) سلام
زینبِ پنجتنؑ الوداع الوداع

توفیقِ الٰہی

تحریر کی زباں میں ہے توضیحِ عقیدت
کاغذ پہ ہوگئی ہے جو تشریحِ عقیدت
توفیق دی خدا نے ظفرؔ عسکری تجھے
ہاتھوں میں مومنیں کے ہے تسبیحِ عقیدت

OOO

مکینِ جنت الفردوس

کتنی تھیں پُر خلوص عبادت میں زاہدہ
ہر شخص کی اسیرِ محبت تھیں زاہدہ
واللہ صرف ایک حسنؔ عسکری نہیں
خوش اور پُر سکون ہیں جنت میں زاہدہ

OOO

التماس سورۃ فاتحہ برائے ایصالِ ثواب

محترمہ سیّدہ زاہدہ عسکری بنتِ جناب ڈاکٹر سید حسین مرحوم

محترم سیّد حسن عسکری ابنِ جناب سید مبارک حسین نقوی مرحوم

التماس سورۃ فاتحہ

برائے ایصال ثواب

محترمہ سیّدہ زاہدہ عسکری مرحومہ

بنتِ ڈاکٹر سیّد حسین مرحوم

محترم سیّد حسن عسکری مرحوم

ابن سیّد مبارک حسین نقوی مرحوم

ملتمس

بیگم وسید ظفر عسکری، واہل خاندان